Postal Reg. No. L/P/GDP-1 DEC 2007

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى عَبْدِهِ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْدِ

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 56

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly BADR Qadian

شمارہ 7

شرح چندہ
سالانہ 250 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

26 محرم 1428 ہجری 15 تبلیغ 1386 ہش 15 فروری 2007ء

اخبار احمدیہ

قادیان 10 فروری 2007 (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیرو عافیت سے ہیں الحمد للہ۔ کل حضور نے قرآن و حدیث اور سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کی صفت رحیمیت کا تذکرہ فرمایا ۔ احباب حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

انسان کو چاہئے کہ کسی مشکل میں پڑنے کے بغیر بھی دعا کرتا رہے

کیونکہ اسے کیا معلوم کہ خدا تعالیٰ کے کیا ارادے ہیں اور کل کیا ہونے والا ہے۔ پس پہلے سے دعا کرو تا بچائے جاؤ

............(ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام)............

دعا دو قسم کی ہے۔ جو اس کوچہ میں داخل ہووے وہی خوب سمجھتا ہے۔ ایک معمولی، ایک شدت توجہ ہے، اور یہ آخری صورت ہر دعا میں میسر نہیں آتی ۔ سوز اور قلق کا پیدا ہونا اپنے اختیار میں نہیں۔ کوئی مخلص ہو تو اسکے لیے خود ہی دعا کرنے کو جی چاہتا ہے۔ یوں تو ہر ایک شخص جو ہماری جماعت میں داخل ہے اس کے لئے ہم دعا کرتے ہیں۔ مگر مذکورہ بالا حالت ہر ایک کے لئے میسر نہیں آتی۔ یہ اختیاری بات نہیں۔ پس جسے جوش دلانا ہو وہ زیادہ قرب حاصل کرے۔...... دعا دو قسم ہے، ایک تو معمولی طور سے، دوم وہ جب انسان اسے انتہا تک پہنچا دیتا ہے۔ پس یہی دعا حقیقی معنوں میں دعا کہلاتی ہے۔

انسان کو چاہئے کہ کسی مشکل پڑنے کے بغیر بھی دعا کرتا رہے۔ کیونکہ اسے کیا معلوم کہ خدا تعالیٰ کے کیا ارادے ہیں اور کل کیا ہونے والا ہے۔ پس پہلے سے دعا کرو تا بچائے جاؤ۔ بعض وقت بلا اس طور پر آتی ہے کہ انسان دعا کی مہلت ہی نہیں پاتا۔ پس پہلے اگر دعا کر رکھی ہو تو اس آڑے وقت میں کام آتی ہے۔

جب لوگ حد سے زیادہ دنیا میں دل لگاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ سے بے پروائی اختیار کرتے ہیں تو انہیں متنبہ کرنے کے لئے عذاب نازل ہوتا ہے۔ دیکھو طاعون کیسی تباہی ڈال رہی ہے۔ ایک کو دفن کر کے آتے ہیں تو دوسرا جنازہ تیار ہوتا ہے۔ یاد رکھو کہ بت پرستی، انسان پرستی، مخلوق پرستی کی سزا آخرت میں ہے۔ مگر شوخیوں، بد معاشیوں، ظلم و تعدی، غفلت اور اہل حق کو ستانے اور دکھ دینے کی سزا اسی دنیا میں دی جاتی ہے۔ نوح کے وقت جو عذاب آیا اگر خدا تعالیٰ کے رسول کو نہ ستاتے تو وہ عذاب نہ آتا۔ یہ شوخی پر اس لئے عذاب آتا ہے کہ ایک ''چور دوسرا چتر'' دنیا دار المکافات نہیں۔ اس میں دست بدست سزا صرف اسے ملتی ہے جو بد معاشی کرے۔ جو شرافت کے ساتھ گناہ میں گرفتار ہو تو اسکی سزا آخرت میں ہے۔ اور اب جو دنیا میں عذاب آیا تو اسی لئے کہ دلیری، شوخی، شرارت حد سے بڑھ گئی۔ ایسی کہ گویا خدا ہے ہی نہیں۔ طاعون نے اس قدر سخت بربادی کی مگر ابھی ان کے دلوں نے کچھ محسوس نہیں کیا۔ پوچھو تو ہنسی ٹھٹھے میں گذار دیتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ معمولی بیماری ہے۔ گویا خدا کی قضا و قدر سے منکر ہیں۔ بیشک یہ بیماری ہے۔ مگر انہیں بیماریوں سے عذاب آیا کرتا ہے۔ یہودیوں پر جب یہ وبا پڑی تو خدا تعالیٰ نے اسے عذاب فرمایا۔ یاد رکھو کہ جب خدا چاہتا ہے انہیں بیماریوں کو شدت و کثرت میں بڑھا کر ہلاک کر دیتا ہے۔ ان لوگوں کی بے یقینی کی یہ علامت ہے کہ عذاب کو عذاب نہیں سمجھتے۔ خدا تعالیٰ رحیم ہے۔ سزا دینے میں دھیما ہے مگر یہ لوگ یاد رکھیں کہ جب تک وہ وقت نہ آئیگا کہ پکار اٹھیں ''اب ہم سمجھے'' یہ عذاب ہٹنے کا نہیں۔ اس کا علاج وہی ہے جو ہم بار ہا دفعہ بتا چکے ہیں یعنی تضرع اور انابت الی اللہ (ملفوظات ج:۱۰ ص ۱۲۲۔ ۱۲۳)

انسان جو کہ صفت رحیمیت سے فیض نہیں اٹھاتا تو وہ جانوروں اور دیگر جمادات کی طرح ہے

اس زمانہ میں ایک احمدی کو رحیم خدا کی رحیمیت سے حصہ لینے کے لئے اس طرح سوچنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رحمانیت کے صدقے ہمیں احمدیت کی نعمت عطا فرمائی اب ان فضلوں اور نعمتوں کا تقاضا یہ ہے کہ ہم خدا کے شکر گزار بندے بنیں اور اس کے فضلوں کو دیکھیں جو ہم پر نازل ہوئے

اللہ تعالیٰ ہم سب کو صفت رحیمیت کا فہم و ادراک حاصل کرنے اور اس کو اپنے اوپر لاگو کرنے کی توفیق عطا فرمائے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 9 فروری 2007 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آیت قرآنی: وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (النحل:۱۹) کی تلاوت فرمائی ۔ ترجمہ: اور اگر تم اللہ کی نعمت کو شمار کرنا چاہو تو اسے احاطہ میں نہ لا سکو گے یقیناً اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

بعدہ فرمایا گزشتہ چند خطبوں میں میں اللہ تعالیٰ کی صفت رحمان کے تعلق سے بیان کر رہا تھا آج صفت رحیم کے متعلق بیان کروں گا جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ سورۃ فاتحہ جو قرآن کریم کی پہلی سورۃ ہے اور جسے ہم نماز کی ہر رکعت میں پڑھتے ہیں اس میں اللہ تعالیٰ کی تیسری صفت رحیم بیان ہوئی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: تیسری درجہ کی خوبی جو تیسرے درجہ کا احسان ہے رحیمیت ہے جس کو سورۃ فاتحہ میں الرحیم میں بیان کیا گیا

باقی صفحہ 13 پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

لا اله الا الله محمد رسول الله

ہفت روزہ بدر قادیان | اداریہ | 15 فروری 2007

پوپ صاحب کے جواب میں!

((11))

گزشتہ گفتگو میں ہم نے یہودی اور عیسائی مذہب کی مقدس کتاب بائبل کے حوالہ سے ان کی مذہبی جنگوں کا ذکر کیا تھا۔ ہم نے عرض کیا تھا کہ بائبل عام حالات میں بھی غیر مذاہب والوں کو جلا ڈالنے اور قتل کر دینے کا حکم دیتی ہے بائبل غیر مذاہب والے مشرک اور دہریہ کے متعلق حکم دیتی ہے کہ ایسے لوگ جہاں بھی نظر آئیں انہیں سنگسار کر دیا جائے یا جلا دیا جائے یا پھر قتل کر دیا جائے اس تعلق میں خروج باب 20 اور استثناء باب 13 کے حوالے اس سے قبل مضامین میں تفصیل سے نقل کئے جا چکے ہیں۔

گزشتہ گفتگو میں ہم نے بتایا تھا کہ بائبل جنگ کی حالت میں درج ذیل احکام دیتی ہے:

(1) مذہبی جنگ ملکی توسیع پسندی کی خاطر لڑی جاسکتی ہے۔ اس کا نام بائبل میں میراث ہے۔ (گنتی 20-13/17)

(2) جنگ میں تمام مردوں عورتوں اور بچوں کو قتل کر دیا جائے۔

(3) البتہ ایسی عورتوں کو قید کر لیا جائے جو کنواری ہیں۔

(4) وہاں کی فصلوں، باغوں اور مویشیوں کو بھی نابود کر دیا جائے۔

(5) جو اموال بچیں وہ سارے لوٹ لئے جائیں۔

چنانچہ حضرت موسیٰ سے لے کر تمام اسرائیلی نبیوں اور بادشاہوں نے اس تعلیم پر عمل کرتے ہوئے لاکھوں شیر خوار بچوں کو قتل کر دیا اور جو وحشیانہ اور بہیمانہ مظالم ڈھائے وہ سب بائبل میں درج ہیں۔

اب جہاں تک اسلامی جہاد کا تعلق ہے تو اسلامی جہاد کی تین قسمیں ہیں۔ جہاد اکبر یعنی سب سے بڑا جہاد اور یہ جہاد خود اپنے نفس کی اصلاح کے ذریعہ ہوتا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے: وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا (عنکبوت: 70) کہ جو لوگ ہمارا قرب حاصل کرنے کا جہاد کرتے ہیں اور اس کے لئے اپنے نفس کی اصلاح کرتے ہیں ہم ان کو ضرور بالضرور صحیح راستوں کی ہدایت کر دیں گے۔

دوسرا جہاد جہاد کبیر کہلاتا ہے اور یہ جہاد قرآن مجید کی تعلیمات کو محبت و پیار سے پھیلانے کے ذریعہ کیا جاتا ہے۔ فرمایا: جَاهِدْهُم بِهِ جِهَادًا كَبِيرًا (الفرقان: 53) کہ اس قرآن کی تعلیم کو دنیا میں پھیلانے کا جہاد کر۔ اس جہاد میں یہ حکم ہے کہ اگر مدمقابل سختی بھی کرے تو اس سے دوستی اور محبت کے تعلقات قائم کرو۔ فرمایا:

''اچھائی اور برائی برابر نہیں ہو سکتے۔ ہمیشہ اچھائی کے ساتھ دفاع کیا کرو جس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ وہ شخص جس کے اور تیرے درمیان دشمنی ہے وہ تیرا گرم جوش دوست بن جائے گا۔ لیکن یہ مقام صابر لوگوں کو عطا کیا جاتا ہے اور بڑے قسمت والوں کو یہ مقام نصیب ہوتا ہے۔'' (حٰم السجدہ: 36-35)

تیسرے نمبر کا جہاد جہاد اصغر یعنی سب سے چھوٹا جہاد ہے جو کہ اس وقت کیا جاتا ہے کہ جب کوئی قوم مذہبی آزادی کو سلب کرنے کی کوشش کرے۔ خدا کی عبادت کرنے سے روکے اور عبادت خانوں کو گرائے اور ان کی بے حرمتی کرنے کی مذموم کاروائی کرے۔ بائبل میں تو یہ جہاد ہر اس شخص سے کرنے کا حکم ہے جو بائبل کے مذہب کو نہیں مانتا۔ اسی طرح بائبل کے مطابق زمینی وسعت اور حصول جاہ وحشمت کیلئے یہ جہاد نہ صرف جائز ہے بلکہ نہایت ظالمانہ اور بہیمانہ طور پر جائز ہے۔ لیکن قرآن مجید عام حالات میں ہر مذہب کو امن واطمینان سے رہنے اور آزادی سے اپنے اپنے مذہب کا پرچار کرنے کی مکمل آزادی دیتا ہے بلکہ یہاں تک حکم دیتا ہے کہ مشرکین کے معبودوں کو بھی برا بھلا مت کہو۔

جہاں تک مذہبی جنگ یعنی جہاد کا تعلق ہے قرآن مجید فرماتا ہے:

أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا وَإِنَّ اللَّهَ عَلَى نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ ۝ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِن دِيَارِهِمْ إِلَّا أَن يَقُولُوا رَبُّنَا اللَّهُ وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُم بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَصَلَوَاتٌ وَمَسَاجِدُ يُذْكَرُ فِيهَا اسْمُ اللَّهِ كَثِيرًا وَلَيَنصُرَنَّ اللَّهُ مَن يَنصُرُهُ إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ ۝ (الحج: 41-40)

ترجمہ: مسلمانوں کو، جن کے خلاف کفار نے تلوار اٹھائی ہے جنگ کی اجازت دی جاتی ہے، کیونکہ مسلمان مظلوم ہیں اور ضرور اللہ تعالیٰ ان کی مدد پر قادر ہے وہ مسلمان اپنے گھروں سے بے گھر کر دیئے گئے بغیر کسی وجہ سے، ان کا قصور بس اتنا تھا کہ انہوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے۔

فرماتا ہے کہ اگر اس موقع پر جنگ کی اجازت نہ دی جاتی تو پھر راہبوں کے عبادت خانے، عیسائیوں کے گرجے اور یہودیوں کے عبادت خانے جن میں خدا کا نام لیا جاتا ہے سب غیر محفوظ ہو جاتے اور مسمار کر دیئے جاتے۔ اللہ تعالیٰ ایسے مظالم کے موقع پر ضرور مدد کرے گا وہ قوی اور غالب ہے۔ گویا یہاں یہ پختہ اور بنیادی اصول طے کر دیا گیا کہ مذہبی جنگ یعنی جہاد اصغر صرف اس وقت ہو سکتا ہے جب کوئی قوم کسی قوم کے مذہبی حقوق کو سلب کر کے ان کو وطن سے بے وطن کر دے اور دینی و دنیوی اعتبار سے ان کو نیست و نابود کرنے کی کوشش کرے۔

یاد رکھنا چاہئے کہ صرف ان حالات میں جبکہ مذہبی حقوق سلب کئے جا رہے ہوں اسلام ایسی جنگوں کی تلقین کرتا ہے جو دفاعی ہوں اور جن کے کچھ اصول وضوابط طے کئے گئے ہیں یہ نہیں کہ شیر خوار بچوں عورتوں اور مویشیوں اور باغوں سب کو فنا کر دیا جائے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

(1) وَإِن جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا (البقرہ: 191)

ترجمہ: اور اگر وہ صلح کی طرف مائل ہوں تو تم بھی صلح کر لو۔

(2) جو لوگ لڑائی نہیں کرتے ان کے متعلق تعلیم ہے کہ:-

لَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُم مِّن دِيَارِكُمْ أَن تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ (ممتحنہ: 9)

ترجمہ: اللہ تم کو ان لوگوں سے حُسن سلوک کرنے اور انصاف کرنے سے منع نہیں کرتا جنہوں نے تمہارے ساتھ دین کے معاملہ میں لڑائی نہیں کی اور نہ تمہیں بے وطن کیا ہو تم اُن سے عدل و احسان سے پیش آؤ۔ (مُمتحنہ: 9)

(3) جن لوگوں سے لڑائی کرنی ہے ان کے متعلق فرمایا:-

وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ وَأَخْرِجُوهُم مِّنْ حَيْثُ أَخْرَجُوكُمْ وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ وَلَا تُقَاتِلُوهُمْ عِندَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتَّى يُقَاتِلُوكُمْ فِيهِ فَإِن قَاتَلُوكُمْ فَاقْتُلُوهُمْ كَذَٰلِكَ جَزَاءُ الْكَافِرِينَ فَإِنِ انتَهَوْا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ لِلَّهِ فَإِنِ انتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ إِلَّا عَلَى الظَّالِمِينَ ۝ (البقرہ: 94-191)

ترجمہ: اے مسلمانو! اللہ کے راستے میں ان لوگوں سے لڑو جو تم سے لڑتے ہیں لیکن زیادتی نہ کرو اللہ تعالیٰ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا اور جہاں کہیں تم ان کو پاؤ قتل کرو اور ان کو بھی نکالو اس جگہ سے جہاں سے وہ تمہیں نکالیں۔ اس لئے کہ فتنہ تو قتل سے بھی زیادہ بُرا ہے۔ لیکن، یاد رکھو عزت والی مسجد کے پاس جنگ نہ کرو سوائے اس کے کہ وہ تم سے خود وہاں جنگ کریں لیکن اگر وہ عزت والی مسجد کے پاس لڑیں تو پھر بے شک تم بھی ان کا مقابلہ کرو کیونکہ ناشکروں کی یہی سزا ہے اور اگر وہ باز آجائیں تو یاد رکھو اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے اور اے مسلمانو تم اس وقت تک کفار سے لڑو کہ ملک میں فتنہ نہ رہے اور دین کا قبول کرنا صرف خدا کیلئے ہی ہو جائے اور اگر یہ کفار جنگ سے باز آجائیں تو تم بھی رُک جاؤ کیونکہ کسی کو جنگ کشی کا حق نہیں مگر ظالموں کے خلاف۔

(4) پھر جنگ کی حالت میں بھی دشمنوں سے انصاف کا سلوک کرنے کی تعلیم دیتے ہوئے قرآن مجید فرماتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ لِلَّهِ شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَى أَلَّا تَعْدِلُوا اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَى وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ (مائدہ: 9)

اے ایمان لانے والو تم دنیا میں اللہ کی خاطر عدل و انصاف کا قیام کرو اور تم کو کسی قوم کی دشمنی اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف سے کام نہ لو۔ ہمیشہ انصاف کیا کرو! یہ بات تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اللہ ہر اس چیز سے باخبر ہے جو تم کرتے ہو۔

سبحان اللہ! کیا شان ہے قرآن مجید کی کہ بحالت جنگ دشمنوں سے بھی عدل و انصاف کی تعلیم دیتا ہے۔ اب اگر دنیا کے کسی بھی مذہب میں ایسی تعلیم ہو تو اس کی نظیر پیش کرنی چاہئے۔ اب کہاں ہیں وہ پادری صاحبان اور ان کے سربراہ پوپ صاحب جو یہ کہتے ہیں کہ اسلام دہشت گردی کا اور جبر وتشدد کا مذہب ہے۔ ہم بائبل کے حوالہ جات سے ثابت کر آئے ہیں کہ اگر دہشت گردی کا مذہب کوئی ہے تو وہ موجودہ بائبل ہے۔ قرآن مجید تو وہ واحد مذہبی کتاب ہے جو دنیا سے دہشت گردی اور بربریت اور ناانصافی کا خاتمہ کرتی ہے پھر کس قدر ظلم ہے کہ ظلم و دہشت گردی کا وہ غبار جو بائبل کے چہرہ پر ہے اس کو وہاں سے اُتار کر قرآن مجید پر پھینکنے کی کوشش کی جائے۔

بائبل تو جنگ میں بچوں اور عورتوں کو بھی نہیں بخشتی اور بائبل کے مطابق اسرائیلی نبیوں نے لاکھوں شیر خوار بچوں کو بھی نہیں بخشا لیکن شکر کہ سرور کائنات حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم جہاد پر جانے والوں کو کیا تعلیم دیتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اے مسلمانو! نکلو اللہ کا نام لے کر اور جہاد کرو حفاظتِ دین کی نیت سے مگر خبردار خیانت نہ کرنا، دھوکہ نہ کرنا کسی لاش کے ناک، کان مت کاٹنا، کسی بچے کو قتل نہیں کرنا اور نہ کسی عورت کو قتل کرنا۔ گرجوں اور عبادت خانوں میں بیٹھے ہوئے لوگوں کو قتل نہ کرنا۔'' (طحاوی)

پھر ایک جگہ فرمایا:

''کسی بوڑھے آدمی کو بچے کو اور عورت کو قتل نہ کرنا ہمیشہ اصلاح کی کوشش کرنا اور احسان کرنا اللہ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔'' (ابوداؤد)

باقی صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیے

خطبہ جمعہ

روحانی فیض اٹھانے کے لئے رحمان خدا کی طرف توجہ اور اس کا خوف ضروری ہے

دنیا کو تباہی سے بچانے کا یہی ایک ذریعہ ہے کہ لوگ رحمان خدا کو سمجھیں ورنہ رحمان خدا کے احسانوں کی قدر نہ کرنے کی وجہ سے ایسے عذابوں میں مبتلا ہوں گے جو کبھی بیماریوں کی صورت میں آتا ہے۔ کبھی ایک دوسرے کی گردنیں مارنے کی صورت میں اور کبھی ایک قوم دوسری قوم پر ظالمانہ رنگ میں چڑھائی کر کے ان سے ظالمانہ سلوک کر کے عذاب کو دعوت دیتی ہے۔ کبھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے زمینی اور سماوی عذاب آتے ہیں۔

جرمنی سے باہر کی مستورات کی خواہش پر انہیں بھی مسجد برلن کی تعمیر میں چندہ دینے کی اجازت۔

دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ خیریت سے اس مسجد کی تعمیر مکمل کروا دے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 19 رجنوری 2007ء (19 رصلح 1386 ہجری شمسی) بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن۔ برطانیہ

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ (سورۃ یٰس:12)

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مختلف جگہوں پر، مختلف حوالوں سے اپنی صفت رحمانیت کی شان بیان فرمائی ہے۔ جیسا کہ مَیں پہلے بھی ایک خطبہ میں بتا چکا ہوں کہ رحمٰن کا کیا مطلب ہے، کیونکہ اس کو چار پانچ ہفتے گزر گئے ہیں اس لئے مختصراً دوبارہ بیان کر دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی صفت رحمٰن سے مراد ایسی رحمت، مہربانی اور عنایت ہے جو ہمیشہ احسان کے طور پر ظاہر ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنی صفت کی وجہ سے بلاتمیز مذہب وقوم ہر انسان کو اپنے اس احسان سے فیض پہنچا رہا ہے بلکہ ہر جاندار اس سے فیض حاصل کر رہا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ خدائے تعالیٰ آپ ہی ہر ایک ذی روح کو اس کی ضروریات جس کا وہ حسب فطرت محتاج ہے عنایت فرماتا ہے اور بن مانگے اور بغیر کسی کوشش کے مہیا کر دیتا ہے۔ آپ نے مزید کھول کر فرمایا کہ جاندار کی ضروریات اس کی فطرت کے مطابق جو بھی ہیں ان کو مہیا فرماتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے اس احسان کی مزید وضاحت ہو گئی۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک اور جگہ فرماتے ہیں کہ دوسری خوبی خدا تعالیٰ کی جو دوسرے درجہ کا احسان ہے جس کو فیضانِ عام سے موسوم کر سکتے ہیں رحمانیت ہے جس کو سورۃ فاتحہ کے الرحمٰن کے فقرے میں بیان کیا گیا ہے۔ قرآن شریف کی اصطلاح کی روح سے خدا تعالیٰ کا نام رحمٰن اس وجہ سے ہے کہ اس نے ہر ایک جاندار کو جن میں انسان بھی داخل ہے اس کے مناسب حال صورت اور سیرت بخشی۔ یعنی جس طرز کی زندگی اس کے لئے ارادہ کی گئی اس زندگی کے مناسب حال جن قوتوں اور طاقتوں کی ضرورت تھی یا جس قسم کی بناوٹ، جسم اور اعضاء کی حاجت تھی وہ سب اس کو عطا کئے اور پھر اس کی بقا کے لئے جن جن چیزوں کی ضرورت تھی وہ اس کے لئے مہیا کیں۔ پرندوں کے لئے پرندوں کے مناسب حال اور چرندوں کے لئے چرندوں کے مناسب حال اور انسانوں کے لئے انسان کے مناسب حال طاقتیں عنایت کیں۔ اور صرف یہی نہیں بلکہ ان چیزوں کے وجود سے ہزارہا برس پہلے بوجہ اپنی صفت رحمانیت کے اجرام سماوی اور ارضی کو پیدا کیا تا وہ ان چیزوں کے وجود کی محافظ ہوں۔ پس اس تحقیق سے ثابت ہوا کہ خدا تعالیٰ کی رحمانیت میں کسی کے عمل کا دخل نہیں بلکہ وہ رحمت محض ہے جس کی بنیاد ان چیزوں کے وجود سے پہلے ڈالی گئی۔ ہاں انسان کو خدا تعالیٰ کی رحمانیت سے سب سے زیادہ حصہ ہے کیونکہ ہر ایک چیز اس کی کامیابی کے لئے قربان ہو رہی ہے۔ اس لئے انسان کو یاد دلایا گیا کہ تمہارا خدا رحمٰن ہے۔

پس یہ اتنا بڑا احسان ہے کہ انسان جس کو اللہ تعالیٰ نے عقل اور شعور عطا فرمایا ہے، اشرف المخلوقات کہلاتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ کی اس صفت رحمانیت کی وجہ سے اس کے آگے جھکے رہنے والا بنا رہنا چاہئے۔ لیکن عملاً انسان اس کے بالکل الٹ چل رہا ہے۔ انسانوں کی اکثریت اپنے خدا کی پہچان سے بھٹکی ہوئی ہے۔ فیض اٹھاتے ہیں اور بھول جاتے ہیں۔ اپنی رحمانیت کے صدقے اللہ تعالیٰ دنیا میں انبیاء بھیجتا ہے جو لوگوں کو بشارت بھی دیتے ہیں، ڈراتے بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے ہدایت پا کر نیک اعمال کی طرف رہنمائی بھی کرتے ہیں۔ اس کی عبادت کے طریقے بھی بتاتے ہیں۔ لیکن اکثریت اپنی اصلاح کی طرف مائل نہیں ہوتی۔ اور پھر اس بات پر نبی اپنے دل میں تنگی محسوس کرتے ہیں کہ قوم کو یہ کیا ہو گیا ہے؟ اور سب سے زیادہ تنگی ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ سلم نے محسوس کی۔ جس پر اللہ تعالیٰ کو یہ کہنا پڑا کہ لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ (الشعراء:4) یعنی شاید تو اپنی جان کو ہلاکت میں ڈال لے گا کہ یہ ایمان کیوں نہیں لاتے۔ پس آپؐ کا یہ احساس آپؐ کے اس مقام کی وجہ سے تھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو رحمۃ للعالمین بنا کے بھیجا تھا۔ اور یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی فطرت کا خاصہ تھا۔ بہر حال یہ رحمان خدا کا اپنے بندوں پر احسان ہے کہ وہ دنیاوی ضرورتیں بھی بن مانگے پوری کرتا ہے اور روحانی ضرورتیں بھی پوری کرتا ہے۔ پھر اگر کوئی ان کی قدر نہ کرے، ان کو نہ پہچانے، ان سے فائدہ نہ اٹھائے تو ایسے لوگ پھر خود ہی اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے والے ہوتے ہیں۔ نبی کی تعلیم اور نبی کا درد ایسے لوگوں کے کسی کام نہیں آتا۔ پس روحانی فیض اٹھانے کے لئے رحمٰن خدا کی طرف توجہ اور اس کا خوف ضروری ہے۔ اسی لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت دیکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ (سورۃ یٰس:12) تُو صرف اسے ڈرا سکتا ہے جو نصیحت کی پیروی کرتا ہے اور رحمٰن سے غیب میں ڈرتا ہے۔ پس اسے ایک بڑی مغفرت کی اور معزز اجر کی خوشخبری دے دے۔

پس اللہ تعالیٰ جو رحمان ہے، اپنے بندے پر انعام و احسان کے لئے ہر وقت تیار ہے۔ اس نے اپنے انعامات کے ساتھ خوبصورت تعلیم اور نصیحت بھی لوگوں کے سامنے رکھ دی اور فرمایا کہ تمہارے اوپر زبردستی کوئی نہیں اگر ان احسانوں کو یاد کر کے جو مَیں تم پر کرتا ہوں میری نصیحت پر عمل کرتے ہو، غیب میں بھی میرے پہ ایمان کامل ہے تو ان احسانوں میں مزید اضافہ ہو گا۔ تمہارے لئے دنیا و آخرت میں انعامات مزید بڑھیں گے، مزید خوشخبریاں ملیں گی جن کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ تمہیں اللہ تعالیٰ کی مغفرت کی چادر ڈھانپے رکھے گی اور اس سے تم اللہ تعالیٰ کے مزید قریب ہونے والے بنو گے۔

اس کے لئے کیا طریق اختیار کرنے ہیں۔ یہ جو طریق ہیں، یہ اب آگے اللہ تعالیٰ کی صفت رحیمیت میں بیان ہوں گے۔ بہر حال یہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہمیں بھی اس طرف توجہ دلائی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احسانوں کا اظہار خدا تعالیٰ کا پیغام پہنچانا بھی ہے۔ اور تمہارا کام یہ ہے کہ جو پیغام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے اور جس کو لے کر آج آپؐ کے غلام صادق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ

والسلام کھڑے ہوئے، اس پیغام کو ہم آگے پہنچاتے رہیں اور لوگوں کے دلوں پر اثر نہ ہونے کی وجہ سے مایوس نہ ہوں۔ کئی ایسے ملیں گے جن کے دل اس طرف مائل ہوں گے۔ چاہے وہ قلیل تعداد میں ہی ہوں جو رحمٰن خدا سے ڈرنے والے ہیں، اس کے شکرگزار ہیں۔ اس لئے یہ پیغام پہنچاتے چلے جانا ہے اور یہ پیغام دوسروں کے لئے بھی اور ہمارے لئے بھی، ان قبول کرنے والوں کے لئے بھی اور پہنچانے والوں کے لئے بھی مغفرت اور مزید انعاموں کا ذریعہ بن جائے گا۔ پس ہمارا ایمان بالغیب بھی اُس وقت اللہ تعالیٰ کے احسانوں کا اقرار کرنے والا ہوگا جب ہم اپنے اندر بھی خدا تعالیٰ کا خوف پیدا کریں گے، اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے، خالصتاً للہ اس پیغام کو آگے پہنچاتے چلے جائیں گے۔ راستے کی کوئی روک ہمارے لئے اِس کام کو بند کرنے والی نہیں ہونی چاہئے۔ ختم کرنے والی نہیں ہونی چاہئے، یہی ایک مومن کا خاصہ ہونا چاہئے۔

دنیا کو تباہی سے بچانے کا یہی ایک ذریعہ ہے کہ لوگ رحمٰن خدا کو سمجھیں ورنہ رحمٰن خدا کے احسانوں کی قدر نہ کرنے کی وجہ سے ایسے عذابوں میں بتلا ہوں گے جو کبھی بیماریوں کی صورت میں آتا ہے۔ کبھی ایک دوسرے کی گردنیں مارنے کی صورت میں آتا ہے۔ کبھی ایک قوم دوسری قوم پر ظالمانہ رنگ میں چڑھائی کرکے ان سے ظالمانہ سلوک کرکے عذاب کو دعوت دیتی ہے۔ کبھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے زمینی اور سماوی عذاب آتے ہیں۔ پس دنیا کو ان عذابوں سے بچانے کی کوشش کرنا ہمارا کام ہے، جس کا بہترین ذریعہ جیسا کہ مَیں نے کہا اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ پر معاملہ چھوڑنا ہے کیونکہ مُردوں کو زندگی دینا اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ پس یہ ایک بہت بڑا فرض ہے جو احمدیت میں شامل ہونے کے بعد ہم پر عائد ہوتا ہے۔ اپنے اپنے ماحول میں، اپنے عمل سے بھی اور دوسرے ذرائع سے بھی رحمٰن خدا کا یہ پیغام پہنچائیں۔ اس انعام کا دوسروں کے سامنے بھی اظہار کریں جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں دیا ہے اور یہ کرنے سے ہی پھر ہم بھی رحمٰن خدا سے ڈرنے والوں میں شمار ہوں گے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کے خوف سے ہی، اللہ تعالیٰ کا ایسا خوف جو اس کی محبت حاصل کرنے کے لئے ہو، اس کا یہ پیغام پہنچا رہے ہوں گے۔

قرآن کریم میں رحمٰن کے حوالے سے ہی ذکر ملتا ہے کہ کس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ کو پیغام پہنچایا اور کس طرح نصیحت فرمائی۔ فرماتا ہے یٰٓاَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّیْطٰنَ۔ اِنَّ الشَّیْطٰنَ کَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِیًّا۔ یٰٓاَبَتِ اِنِّیٓ اَخَافُ اَنْ یَّمَسَّکَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَتَکُوْنَ لِلشَّیْطٰنِ وَلِیًّا (مریم: 45-46) اے میرے باپ شیطان کی عبادت نہ کر، شیطان یقیناً رحمٰن کا نافرمان ہے۔ اے میرے باپ یقیناً مَیں ڈرتا ہوں کہ رحمٰن کی طرف سے تجھے کوئی عذاب پہنچے۔ پس تو اس وقت شیطان کا دوست نکلے۔

آج دنیا میں قسم ہا قسم کی بت پرستی ہے۔ اس بت پرستی میں ڈوب کر لوگ شیطان کی عبادت کر رہے ہیں۔ رحمٰن خدا کو سب بھول چکے ہیں یا کہنا چاہئے اکثریت بھول چکی ہے۔ اس طرف کسی کی نظر جانے کو تیار نہیں کہ رحمٰن خدا کا شکرگزار بنے، مغرب اور یورپ کی دیکھا دیکھی مسلمان کہلانے والے بھی رحمٰن سے عملاً تعلق توڑ چکے ہیں۔ آج اس کے نتیجے بھی ہم دیکھ رہے ہیں۔ دنیا اور دنیا کی ہوا و ہوس سب سے پہلے ان کا مطمح نظر بن چکی ہے۔

آخرین کے زمانے کی اس نشانی کا اللہ تعالیٰ نے نقشہ کھینچا ہے۔ جیسا کہ فرمایا: وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوًا انْفَضُّوْا اِلَیْهَا وَتَرَکُوْکَ قَآئِمًا (الجمعة:12) یعنی جب وہ کوئی تجارت یا دل بہلاوا دیکھیں گے تو اس کی طرف دوڑ پڑیں گے اور تجھے اکیلا کھڑا ہوا چھوڑ دیں گے۔ یہ نقشہ اس زمانے کے لوگوں کا ہے جو آج کا موجودہ زمانہ ہے، مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ ہے۔ جب خدا کا مسیح پکار پکار کر کہہ رہا ہے، خدائے رحمٰن کا واسطہ دے کر کہہ رہا ہے کہ خدائے رحمٰن کی طرف آؤ۔ جس چیز کو تم بہترین سمجھ رہے ہو۔ وہ بہترین نہیں ہے بلکہ تمہیں تباہی کی طرف لے جانے والی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس حکم پر نظر رکھو جو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کے ذریعہ سے اور پھر آپ کی غلامی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے، مسیح محمدی کے ذریعہ سے پہنچایا ہے کہ قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ (الجمعة:12) تو کہہ دے جو اللہ کے پاس ہے وہ دل بہلاوے اور تجارت سے بہتر ہے۔ پس آج بھی دنیا اپنی جھوٹی روایات، اَناؤں اور مفادات کی وجہ سے رحمٰن خدا کو بھول کر اُن معبودوں کی عبادت کر رہی ہے جو شیطان نے ان کے دلوں میں معبود بنا کر پیش کئے ہوتے ہیں۔ زمانے کے امام کا انکار بذات خود شیطان کی گود میں گرانے والا ہے اور شیطان کے ورغلانے میں آنے والا ہر انسان پھر اسی صفت سے متصف ہو جاتا ہے جو شیطان کی ہے۔ اور شیطان کے ورغلانے میں آنے والا پھر اللہ تعالیٰ سے تعلق توڑ دیتا ہے، پھر اس کا رحمٰن خدا سے کوئی تعلق نہیں رہے گا۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی فرمایا ہے کہ رحمٰن سے تعلق توڑو گے تو لازماً اس کا نتیجہ یہی ہوگا کہ شیطان سے تعلق جڑے گا اور شیطان سے تعلق جوڑنا یہی شیطان کی عبادت ہے۔ یہی دلوں کے بت ہیں جو رحمٰن خدا سے دور کرتے ہیں، جن میں دُنیا کا خوف زیادہ ہے اور رحمٰن کا خوف کم ہے یا بالکل ہی نہیں ہے۔

پس اس لحاظ سے بھی بڑی باریکی سے ہمیں بھی اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ جہاں ہم دوسروں کو بتاتے ہیں وہاں ہمیں بھی اپنے آپ کو دیکھنا پڑے گا۔ بڑے خوف کا مقام ہے کہ کون سی ایسی بات کہیں ہو جائے، ہمارے منہ سے نکل جائے یا ہمارے عمل سے ظاہر ہو جائے جو رحمٰن خدا کو ناراض کرنے والی ہو۔ بڑی بڑی باتیں نہیں ہیں بعض بہت چھوٹی چھوٹی باتیں بھی ہیں جو ناراض کرتی ہیں۔ ہم جب اپنے آپ کو دیکھیں گے اپنے عمل صحیح کریں گے تبھی ہم صحیح طور پر پیغام پہنچا سکیں گے۔ مثلاً بظاہر چھوٹی بات ہے۔ اس کا ایک حدیث قدسی میں ذکر ملتا ہے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے رِحم کو فرمایا کہ کیا تو یہ پسند نہیں کرتا ہے کہ مَیں اس سے تعلق جوڑوں جو تجھ سے تعلق جوڑے اور اس سے تعلق کاٹ دوں جو تجھ سے تعلق کاٹے۔ اس نے کہا کیوں نہیں، اے میرے رب! تو اللہ تعالیٰ نے کہا کہ پس اسی طرح ہوگا۔ تو رحم کیا ہے؟ رحم ہے رحمی رشتے۔ پس آج ہم آپس کے رشتے نہیں نبھاتے، تعلق نہیں نبھاتے تو ان کو نہ نبھا کر رحمٰن خدا کی نافرمانی کر رہے ہوتے ہیں۔ اور رحمٰن خدا نے فرمایا کہ جو ان رحمی رشتوں کو توڑے گا اس سے میں بھی تعلق توڑوں گا۔ خدا تعالیٰ کی نافرمانی پھر یقیناً شیطان کی طرف لے جانے والی ہے۔ اگر انسان چھوٹی چھوٹی چیزوں پر بھی غور کرے اور پھر ان برائیوں پر غور کرے اور ان کو نکالنے کی کوشش کرے تو تبھی وہ رحمٰن خدا کا قرب پانے والا بن سکتا ہے ورنہ یہی چیزیں بڑھتے بڑھتے پھر دل کو سیاہ کر دیتی ہیں۔ اور رحمٰن کی روشنی سے خالی کرکے پھر شیطان کے اندھیروں کو دل میں بسا لیتی ہیں۔ اور پھر ایک شخص جو بظاہر خدا کی عبادت کر رہا ہوتا ہے رحمٰن کی عبادت کرنے والا نہیں رہتا بلکہ شیطان کی جھولی میں گر جاتا ہے۔ اور پھر شیطان کی جھولی میں گرنے والے کو وارننگ ہے جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ کو وارننگ دی تھی۔ اس کے الفاظ یہ ہیں جو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں محفوظ کر لئے جو مَیں نے بتائے ہیں اور رہتی دنیا تک یہ رحمٰن خدا سے پرے ہٹے ہوئے لوگوں کے لئے وارننگ ہے کہ باوجود اس کے کہ خدا رحمٰن ہے اور رحمٰن کی تعریف ہم دیکھ آئے ہیں بندوں پر احسان کرنے والا اور بغیر کسی وجہ کے احسان کرنے والا۔ کوئی اجر نہیں لے رہا بلکہ احسان ہے اس نے اپنے بندوں کے لئے انعامات اور احسانات کی بارش برسائی ہوئی ہے لیکن اس کے حکموں پر نہ چل کر تم اس کی نافرمانی کے مرتکب ہو رہے ہو۔ اور اس کا نتیجہ عذاب کی شکل میں بھی نکل سکتا ہے جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ کو وارننگ دی۔

اگر ایک ذی شعور عقلمند انسان غور کرے تو دیکھے گا کہ آجکل مختلف صورتوں میں انسانیت پر جو عذاب آرہے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟ ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی صفت رحمٰن ہے تو اس کے ساتھ دوسری صفات بھی ہیں۔ مثلاً اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَیں شرک معاف نہیں کروں گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ اس کی اس طرح وضاحت فرمائی ہے کہ ظاہری بتوں کا شرک نہیں ہے۔ بلکہ قسم ہا قسم کے مخفی شرک بھی ہیں جو انسان نے اپنے دل میں بٹھائے ہوئے ہوتے ہیں۔ پس اس لحاظ سے بھی جب ہم غور کریں تو رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں کہ پتہ نہیں کون سی بات ہے جو خدا تعالیٰ کو ناراض کرنے والی بن جائے۔ یہاں بظاہر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اپنے باپ کو رحمٰن خدا کے حوالے سے ڈرانا عجیب لگتا ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا اللہ تعالیٰ کی اور صفات بھی ہیں۔ تو جب ایک انسان اس کے باوجود کہ خدا تعالیٰ بے انتہا نوازنے والا ہے انعامات دینے والا ہے اور بغیر مانگے دینے والا ہے جب اس سے تعلق توڑتا ہے تو پھر اس کا نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ پھر وہ اللہ تعالیٰ کی جو دوسری صفات ہیں جن میں سزا دینا بھی ہے ان کے نیچے آجاتا ہے۔ تو یہ انسان کی انتہائی بدبختی ہے کہ جو ایسے رحمان خدا کے عذاب کا مورد بنے جس نے دنیاوی سامان بھی ہمیں اپنی زندگی گزارنے کے لئے مہیا فرمائے اور روحانی بہتری کے لئے بھی اپنے مقرب بندے دنیا میں بھیجتا رہتا ہے۔ اور اس زمانے میں ہم گواہ ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیج کر یہ احسان عظیم ہم پر کیا ہوا ہے۔ پس جیسا کہ مَیں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی دوسری صفات بھی ہیں اور جب انسان صفت رحمانیت کی حدود سے باہر نکلنے کی کوشش کرتا ہے تو پھر ایسی صفات بھی اپنا جلوہ دکھاتی ہیں جن میں سختی بھی ہے۔ مثلاً جیسے اللہ تعالیٰ کی صفت جبار بھی ہے قہار بھی ہے تو جب انسان باوجود اللہ تعالیٰ کے انعاموں اور احسانوں کے احسان فراموشی کرتا چلا جائے گا تو بعض

دفعہ پھر اللہ تعالیٰ کی ان حدود کو پھلانگے گا جہاں جانے سے اللہ تعالیٰ نے روکا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ قہری جلوے بھی دکھاتا ہے۔ اس کا مَیں پہلے بھی ذکر کر آیا ہوں کہ پھر وہ جلوہ زلزلوں اور دوسری آفات کی صورت میں بھی ہوتا ہے۔ یہاں صفت رحمانیت پر اعتراض نہیں آتا بلکہ انسان کے یہ اپنے اعمال کا نتیجہ ہے جب وہ شر پر اصرار کرتا چلا جائے گا، شر سے باز نہیں آئے گا تو پھر اللہ تعالیٰ سزا بھی دیتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’پس آدمی کو لازم ہے کہ توبہ واستغفار میں لگا رہے اور دیکھتا رہے۔ ایسا نہ ہو بداعمالیاں حد سے گزر جاویں اور خدا تعالیٰ کے غضب کو کھینچ لاویں‘‘۔ پھر آپؑ فرماتے ہیں: ’’وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ (الزلزال:9) یعنی جو شخص ایک ذرہ بھی شرارت کرے گا وہ اس سزا کو پائے گا‘‘۔ یہ لکھ کے آپؑ فرماتے ہیں کہ: ’’پس یاد رہے کہ اس میں اور دوسری آیات میں کچھ تناقض نہیں ہے کیونکہ اس شر سے وہ شر مراد ہے جس پر انسان اصرار کرے‘‘۔ یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے دوسری جگہ فرمایا ہے کہ مَیں بخشوں گا میں رحمان ہوں اور یہاں شر کی سزا دے رہا ہے۔ بلکہ فرماتے ہیں کہ یہاں شر سے مراد ایسا شر ہے جس پر انسان اصرار کرتا رہے‘‘ اور اس کے ارتکاب سے باز نہ آوے اور توبہ نہ کرے، اسی غرض سے اس جگہ شر کا لفظ استعمال کیا ہے نہ ذنب کا۔ تا معلوم ہو کہ اس جگہ کوئی شرارت کا فعل مراد ہے جس سے شریر آدمی باز آنا نہیں چاہتا ورنہ سارا قرآن شریف اس بارے میں بھرا پڑا ہے کہ ندامت اور توبہ اور ترک اصرار اور استغفار سے گناہ بخشے جاتے ہیں بلکہ خدا تعالیٰ توبہ کرنے والوں سے پیار کرتا ہے‘‘۔ (چشمہ معرفت۔ تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد چہارم صفحہ 689) پس اللہ تعالیٰ تو بن مانگے احسان کرنے والا ہے۔ مانگنے والے کو تو بے شمار نوازتا ہے۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھنے لگے تو رحمٰن کا لفظ جب آپ کے مبارک منہ سے نکلتا تھا تو آپؐ بے چین ہو کر ماہی بے آب کی طرح تڑپنے لگتے تھے اور آنکھوں سے آنسو رواں ہو جاتے تھے۔ کئی مرتبہ ایسا ہوا، آخر کسی صحابی نے جو وہاں موجود تھے پوچھا کہ حضور! اس طرح بے چین ہونے کی وجہ کیا ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا کہ جب مَیں رحمٰن لفظ پہ پہنچتا ہوں تو اس لفظ پر پہنچ کر اللہ تعالیٰ کے اپنی مخلوق پر بے شمار انعاموں اور احسانوں کو یاد کر کے اس بات پر بے چین ہو جاتا ہوں کہ پھر بھی لوگ اس رحمٰن خدا کی سزا کے مورد بنتے ہیں تو یہ کس قدر ان کی بدبختی ہے۔

پھر ایک حدیث میں آتا ہے کہ ابو رافع نے حضرت ابو ہریرہؓ سے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی تخلیق سے پہلے ہی یہ لکھ چھوڑا ہے کہ یقیناً میری رحمت میرے غضب پر فوقیت لے گئی ہے۔ یہ بات اس کے پاس عرش کے اوپر لکھی ہوئی ہے۔

(بخاری کتاب التوحید۔ باب قول اللہ تعالیٰ بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِيْدٌ)

پھر ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چند قیدی آئے تو ان قیدیوں میں سے ایک عورت بچے کو دودھ پلا رہی تھی، جب وہ قیدیوں میں سے کسی بچے کو دیکھتی اس کو پکڑتی اپنے سینے کے ساتھ لگاتی۔ (اس کا شاید بچہ گُما ہوا تھا) اور اسے دودھ پلاتی، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا، کیا تم گمان کر سکتے ہو یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں پھینک دے گی؟ ہم نے کہا نہیں۔ یہ کبھی اسے آگ میں نہیں پھینکے گی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر اس سے زیادہ رحم کرنے والا ہے، جتنی یہ عورت اپنے بچے پر کرتی ہے۔

(بخاری کتاب الادب باب رحمۃ الولد وتقبیلہ ومعانقتہ)

پس رحمٰن خدا سزا نہیں دے رہا، یا وہ بندے کو سزا نہیں دیتا یا رحمٰن خدا عذاب نازل نہیں کرے گا یا نہیں کرتا بلکہ انسان اپنی شرارتوں اور خدا کی نافرمانیوں کا مرتکب ہو کر قانون قدرت کے تحت دوسری صفات کے تحت آ کر جن میں سزا اور عذاب بھی ہے اس سزا اور عذاب کا مورد خود بن رہا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان احسانوں کا شکر ادا کرنے والا بنائے، نہ کہ ہم اس کے احسانوں کی کسی قسم کی ناشکری کر کے رحمٰن خدا سے دور جانے والے بن جائیں، اور یہی پیغام ہم نے دوسروں تک پہنچانا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس قابل بنائے کہ ہم صحیح طور پر یہ پیغام پہنچا سکیں تا کہ اس شرک کی وجہ سے جو آج دنیا کی اکثریت میں ہے دنیا کو عذاب کی وارننگ دے کر اس سے بچانے والے بن سکیں۔ دنیا کی بہت ہی بڑی اکثریت ہے جو عیسائی ہے، رحمٰن خدا کے ہی انکاری ہیں۔ خدا تعالیٰ کی اس صفت کا ادراک ہی نہیں رکھتے کہ وہ رحمٰن خدا ہے۔ اور اپنے اعمال اور اس کے آگے جھکنا ہی اللہ تعالیٰ کے فضل کو کھینچنے والا ہے۔ نہ کسی دوسرے کی قربانی کام آئے گی، نہ نجات دلانے کے لئے رحمٰن خدا کے مقابل پر کسی بندے کو کھڑا کرنے کی ضرورت ہے۔

یہ تو صاف شرک ہے جس کے بارے میں ہم دیکھ چکے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ کو وارننگ دی تھی۔ سورۃ مریم میں ہی عیسائیوں کے بارے میں یہ ذکر بھی ہے۔ حضرت ابراہیمؑ کی وہ وارننگ بھی پہلے سورۃ مریم کی ہے۔ عیسائیوں کے بارے میں یہ کھول کر بیان کر دیا کہ رحمٰن کا بیٹا بنا کر انہوں نے اتنا بڑا شرک کیا ہے جس کی انتہا نہیں، قریب ہے کہ زمین آسمان پھٹ جائے۔ (یعنی خدا کو ہر کام کے لئے اپنے بیٹے کی مدد کی ضرورت ہے)۔ یہ اتنا خوفناک تصور ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کے عذاب کو لانے والا ہے۔ اللہ فرماتا ہے وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا۔ لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا اِدًّا۔ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا۔ اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا وَمَا يَنْبَغِيْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا۔ اِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّآ اٰتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا (مریم:89-94) یعنی وہ کہتے ہیں رحمٰن نے بیٹا بنا لیا ہے۔ یقیناً تم ایک بہت بیہودہ بات بنا لائے ہو۔ قریب ہے کہ آسمان اس سے پھٹ پڑے اور زمین شق ہو جائے اور پہاڑ لرزتے ہوئے گر پڑیں کہ انہوں نے رحمٰن کے لئے بیٹے کا دعویٰ کیا ہے حالانکہ رحمٰن کے شایان شان نہیں کہ وہ کوئی بیٹا اپنائے۔ یقیناً آسمانوں اور زمین میں کوئی نہیں مگر وہ رحمٰن کے حضور ایک بندے کے طور پر آنے والا ہے۔ ہر جو دنیا میں آیا ہے، وہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے، بندہ ہے۔

آجکل یہ شرک انتہا کو پہنچا ہوا ہے اور یہی زمانہ تھا جب اس شرک کے ظاہر ہونے پر خدا تعالیٰ کی غیرت نے جوش میں آ کر اس ظالمانہ نظریہ کے خلاف مسیح محمدی کو کھڑا کرنا تھا۔ سو وہ کھڑا ہوا اور اس نظریہ کو پاش پاش کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مبعوث ہونا بھی رحمٰن خدا کا ہم پر احسان ہے جس کے لئے ہمیں شکر گزار ہوتے ہوئے، جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا ہے، اس پیغام کو دنیا تک پہنچانے میں پہلے سے بڑھ کر کوشش کرنی چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں یہ جو آیت ہے کہ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ .... دوسرے معنے یہ بھی ہیں کہ قیامت کبریٰ کے قریب عیسائیت کا زمین پہ بہت غلبہ ہو جائے گا۔ جیسا کہ آجکل ظاہر ہو رہا ہے اور اس آیت کریمہ کا منشاء یہ ہے کہ اگر اس فتنہ کے وقت خدا تعالیٰ اپنے مسیح کو بھیج کر اصلاح اس فتنہ کی نہ کرے تو فی الفور قیامت آ جائے گی اور آسمان پھٹ جائیں گے۔ مگر چونکہ باوجود اس قدر عیسائیت کے غلوّ کے اور اس قدر تکذیب کے .... قیامت نہیں آئی تو یہ دلیل اس بات پر ہے کہ خدا نے اپنے بندوں پر رحم کر کے اپنے مسیح کو بھیج دیا ہے کیونکہ ممکن نہیں خدا کا وعدہ جھوٹا نکلے۔

(تحفۂ گولڑویہ طبع اوّل صفحہ 113-114 بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد سوم صفحہ 206)

پس اب غلامانِ مسیح الزمان کا کام ہے کہ اس پیغام کو پہنچانے کے لئے پہلے سے بڑھ کر کوشش کریں اور خدا کے وعدہ کے مطابق اس کے اجر کے وارث بنیں۔ اللہ تعالیٰ اس کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ ثانیہ کے دوران فرمایا:۔

گزشتہ جمعہ مَیں نے مسجد برلن کا ذکر کیا تھا کہ لجنہ اماء اللہ جرمنی نے یہ کام اپنے ذمہ لیا ہے۔ اس پہ جو جرمنی سے باہر کی عورتیں ہیں ان کا بھی خیال ہے کہ اُس زمانے میں کیونکہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ کام قادیان اور ہندوستان کے ذمہ کیا تھا جن میں سے بیشتر کی اولادیں پاکستان میں اور باہر کے دوسرے ممالک میں ہیں، اس لئے ان کو ثواب پہنچانے اور ہمیں بھی ثواب حاصل کرنے کے لئے اس کی اجازت دی جائے کہ ہم بھی اس میں حصہ لے سکیں۔ تو بہرحال عام تحریک تو مَیں نہیں کرتا لیکن یہ اجازت ہے کہ اگر کوئی احمدی عورت یا بچی اس مدّ میں اپنی خوشی سے چندہ دینا چاہیں تو بے شک دے دیں، کوئی روک نہیں ہے۔ اور مجھے امید ہے کہ لجنہ اماء اللہ جرمنی بھی اس پہ کوئی اعتراض نہیں کریں گی۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ خیریت سے اس مسجد کی تعمیر مکمل کروا دے کیونکہ مخالفت ابھی بھی زوروں پر ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

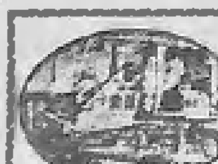
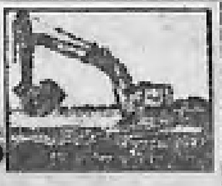
Syed Bashir Ahmed
Proprietor
Aliaa Earth Movers
(Earth Moving Contractor)
Available :
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2378266 (R), (M) 9437078266, 9437276659, 9337271174, 9437378063

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ یورپ کی مختصر جھلکیاں

بیت السلام (بلجیم) میں ورود مسعود۔ بیت السبوح (فرینکفورٹ۔ جرمنی) میں آمد اور والہانہ استقبال۔ بیت القیوم کا وزٹ۔

قسط 1

(بلجیم اور جرمنی میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ مرتبہ: ظہیر احمد خان۔ مبلغ سلسلہ۔شعبہ ریکارڈ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری۔لندن)

مؤرخہ 18/دسمبر 2006ء کو مسجد فضل لندن سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے جس دورہ کا آغاز دعا کے ساتھ ہوا، اس کے بارہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کو دعا کی تلقین کرتے ہوئے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 15/ دسمبر 2006ء میں فرمایا:۔

"ایک دعا کیلئے میں نے کہنا تھا انشاء اللہ دو تین دن تک میں جرمنی کے سفر پر جارہا ہوں، وہاں انہوں نے کافی بھرپور جماعتی پروگرام بنائے ہوئے ہیں، اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ قادیان کے جلسہ کا آخری خطاب بھی 28/دسمبر کو ہیں سے ہوگا۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ سفر میں بھی کامیابی عطا فرمائے اور پروگرام بھی ہر طرح سے بابرکت فرمائے۔"

حضور انور کے مذکورہ ارشاد کی تعمیل میں اپنے آقا کو دعاؤں کے ساتھ الوداع کرنے کیلئے علی الصبح ہی احباب جماعت مسجد فضل لندن کے احاطہ میں جمع ہونا شروع ہوگئے تھے۔ رات بھر اور پھر صبح تک بارش ہونے کی وجہ سے سردی کافی تھی اور بادل چھائے ہوئے تھے، جن سے کبھی کبھی بارش کی بوندیں گرنا شروع ہو جاتی تھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ٹھیک دس بجے اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے، تمام حاضرین کو ہاتھ ہلا کر سلام کیا اور پھر دعا کروائی۔

دعا کے بعد دس بج کر پانچ منٹ پر قافلہ کی روانگی ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی گاڑی کے علاوہ تین اور گاڑیاں قافلہ میں شامل تھیں۔ نیز چونکہ قافلہ نے انگلستان اور فرانس کے درمیان حائل سمندر کو Ferry کے ذریعہ عبور کرنا تھا لہٰذا تمام ایڈیشنل وکلاء یوکے، مکرم منصور شاہ صاحب نائب امیر یوکے، امام صاحب مسجد فضل لندن، صدر صاحب مجلس انصار اللہ یوکے، نمائندہ صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ یوکے، مکرم مرزا ناصر انعام احمد صاحب وکالت تبشیر لندن، مکرم ظہور احمد صاحب دفتر پی ایس لندن اور مجلس خدام الاحمدیہ کی ٹیم قافلہ کو الوداع کرنے کیلئے Dover کی بندرگاہ تک آئے۔

مسجد فضل سے Dover تک کا فاصلہ ایک سو نو میل ہے جو لندن کی چار مشہور شاہراہوں A3، M25، M26 اور M20 سے ہوتے ہوئے قریباً ڈیڑھ گھنٹہ میں طے کیا گیا۔ M25 یوکے کی ایسی موٹر وے ہے جو لندن کے چاروں اطراف میں گھومتی ہے اور جس کسی نے بھی لندن آنا ہو اسے بہر صورت اس سڑک سے گزرنا پڑتا ہے۔ اس موٹر وے کی عموماً تین Lanes ہیں لیکن بعض جگہوں پر چار اور بعض جگہوں پر پانچ Lanes بھی ہو جاتی ہیں، اس کے باوجود یہاں پر اتنی ٹریفک ہوتی ہے کہ اکثر اس کے کسی نہ کسی Junction پر ٹریفک کا بہت زیادہ ہجوم ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے گھنٹوں گاڑیاں رینگ رینگ کر چلتی ہیں۔ اس تکلیف کے شکار لوگ اسے دنیا کی سب سے بڑی پارکنگ بھی کہتے ہیں۔

11:40 قافلہ ڈوور بندرگاہ کی بیرونی پارکنگ پر پہنچا جہاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قافلہ کو الوداع کرنے کیلئے آنے والے احباب جماعت کو مصافحہ کا شرف بخشا اور پونے بارہ بجے قافلہ کی چار گاڑیاں بندرگاہ میں داخل ہونے کیلئے وہاں سے روانہ ہوئیں۔

پاسپورٹ اور دیگر سفری دستاویزات کی کلیئرنس کے بعد سوا بارہ بجے دوپہر گاڑیاں ڈوور فیری ٹرمینل کے سامنے جا کر رک گئیں۔ فیری کی روانگی کا وقت چونکہ ایک بجے تھا، چنانچہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کا انتظام کیا گیا اور ٹرمینل کی انتظامیہ کی اجازت سے ٹرمینل کی بالائی منزل پر قافلہ نے حضور انور کی اقتداء میں نماز ظہر و عصر قصر کر کے باجماعت ادا کیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد قافلہ Pride of Canterbury نامی فیری پر پہنچا، گاڑیاں فیری کی پارکنگ میں پارک کرنے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مع ممبران قافلہ سیڑھیوں کے ذریعہ فیری کی آٹھویں منزل پر فرسٹ کلاس کے لاؤنج میں تشریف لے گئے۔ چونکہ بادل چھٹ چکے تھے اور دھوپ نکل آئی تھی لہٰذا لاؤنج سے سمندر کا نظارہ نہایت خوبصورت اور بھلا دکھائی دیتا تھا۔

فیری کے کل نو Deck تھے جن میں دو ہزار افراد کے سفر کرنے، ساڑھے پانچ سو کاروں اور سو سے زیادہ ٹرکوں کے پارک کرنے کی گنجائش موجود تھی۔ علاوہ ازیں بچوں کے کھیلنے کی جگہیں، ریسٹورنٹ اور شاپنگ مال بھی موجود تھے۔

فیری ٹھیک ایک بجے اپنے سفر پر روانہ ہوئی اور انگلش چینل کے قریباً اکیس میل کے سفر کو ڈیڑھ گھنٹے میں طے کر کے خدا تعالیٰ کے فضل سے اڑھائی بجے سمندر کے دوسری جانب فرانس کے علاقہ Calais (کیلے) پہنچ گئی۔ جہاں مقامی وقت ایک گھنٹہ آگے ہونے کی وجہ سے اس وقت سہ پہر کے ساڑھے تین ہوئے تھے۔ موسم سرما میں عموماً سمندر بڑا رف ہوتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج سمندر نہایت پرسکون رہا اور بخیر و خوبی یہ سفر کٹ گیا۔

الحمد للہ علیٰ ذالک۔

Dover اور Calais کے درمیان یہ سب سے چھوٹا راستہ ہے، جسے شوق رکھنے والے کئی تیراک تیر کر بھی پار کر چکے ہیں نیز صاف موسم میں ان دونوں بندرگاہوں کے ایک کنارہ سے دوسری طرف کی ساحلی عمارتیں انسانی آنکھ سے بھی دکھائی دے جاتی ہیں۔

فیری کے اپنی منزل پر پہنچنے پر ممبران قافلہ حضور انور کے ہمراہ اپنی اپنی گاڑیوں میں بیٹھ کر Calais کی بندرگاہ سے باہر آئے جہاں مکرم حامد محمود شاہ صاحب امیر جماعت بیلجیئم کچھ خدام کے ہمراہ حضور انور کے استقبال کیلئے موجود تھے، حضور انور نے استقبال کیلئے آنے والے احباب کو شرف مصافحہ عطا فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ "سردی ہے!" چونکہ دھند کافی تھی لہٰذا گاڑیاں ڈرائیو کرنے والوں کو توجہ دلاتے ہوئے فرمایا "آہستہ آہستہ چلیں۔"

حضور انور کا قافلہ مقامی وقت کے مطابق پونے چار بجے فرانس اور بلجیم کے درمیان مشہور شاہراہ E40 پر بلجیم کے شہر Brussels کیلئے روانہ ہوا۔ دھند ہونے کی وجہ سے سڑک کے دونوں اطراف Fog lights سرشام ہی جل چکی تھیں۔ سڑک کے دونوں اطراف اور بعض جگہوں پر آنے اور جانے والی سڑکوں کے بیچوں بیچ ٹنڈ منڈ، پتوں سے محروم درخت موسم خزاں کی شکایت کر رہے تھے۔

بیت السلام بلجیم میں ورود مسعود دو گھنٹے کا سفر طے کرنے کے بعد قافلہ اس موٹر وے کے Exit نمبر 9 سے بلجیم کے شہر Brussels کیلئے موٹر وے سے باہر آیا اور پانچ منٹ کی مسافت کے بعد خدا تعالیٰ کے فضل و احسان سے مشن ہاؤس بیت السلام پہنچ گیا، جہاں مکرم نصیر احمد صاحب شاہد مبلغ سلسلہ بلجیم، نیشنل عاملہ کے ممبران، مجلس خدام الاحمدیہ اور مجلس انصار اللہ کے ممبران، مختلف جماعتوں کے صدور اور بلجیم جماعت کے متعدد مرد و زن اور بچے اپنے آقا کا دیدار کرنے کیلئے آنکھیں فرش راہ کئے کھڑے تھے۔ حضور انور گاڑی سے باہر تشریف لائے، آپ نے مبلغ سلسلہ صاحب اور بعض ممبران عاملہ کو شرف مصافحہ بخشا، کچھ دیر کیلئے خدام کو اپنے چہرہ مبارک کے دیدار سے مسرور فرمایا۔ سوا چھ بجے حضور انور نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں اور پھر اپنی قیام گاہ میں تشریف لے گئے۔

بلجیم میں تین زبانیں فرنچ، فلیمش اور جرمن بولی جاتی ہیں۔ مزید یہ کہ Brussels میں فرنچ جبکہ اس شہر کے اردگرد فلیمش زبان بولی جاتی ہے۔

جماعت کا یہ مرکزی مشن ہاؤس Brussels سے کچھ فاصلہ پر Dilbeek کے علاقہ میں واقع ہے۔ مشن ہاؤس کی یہ عمارت جو کہ پہلے پنیر کی ایک فیکٹری تھی، 1985ء میں خرید کی گئی تھی۔ فیکٹری کی اس عمارت میں کچھ رد و بدل کر کے نماز کیلئے ہال، لجنہ اماء اللہ کیلئے ہال، دفاتر، لائبریری، گیسٹ روم اور کچن بنایا گیا جبکہ پہلے سے موجود ایک بنگلے کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی رہائش گاہ کے طور پر مخصوص کیا گیا۔

دوسرا روز مؤرخہ 19/دسمبر 2006ء

مشن ہاؤس کے اس علاقہ میں رات کے وقت درجہ حرارت منفی 2 اور منفی 1 رہا۔ نماز فجر کا وقت 7:40 مقرر تھا، حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ٹھیک وقت پر نماز کیلئے تشریف لائے احباب نے اپنے آقا کی اقتداء میں نماز باجماعت ادا کی۔

9:30 بجے حضور انور رہائش گاہ سے ملحقہ اپنے دفتر میں تشریف لائے اور مبلغ سلسلہ بیلجیئم مکرم نصیر احمد

صاحب شاہد سے دفتری ملاقات فرمائی پھر حضور نے مکرم امیر صاحب بیلجیئم اور مکرم مبلغ صاحب سے اکٹھے میٹنگ کی اور جماعت کی تربیتی و تبلیغی مساعی کا جائزہ لیا اور مختلف امور کی بابت راہنمائی فرمائی۔

10:25 پر حضور انور اپنے دفتر سے باہر تشریف لائے تو سردی کی شدت کے باوجود الوداعی دعا میں شامل ہونے کیلئے بیلجیئم جماعت کے مرد وزن اور بچگان کی کثیر تعداد موجود تھی۔ حضور انور نے عہدیدارن کو شرف مصافحہ عطا فرمایا جس دوران محترم صدر صاحب خدام الاحمدیہ بلجیم کو مجلس کی مساعی بڑھانے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا" ٹھیک ہے صرف پروگرام ہی نہ بنائیں، عمل بھی کر کے دکھائیں۔"

جرمنی کے لئے روانگی

احباب جماعت کو کچھ وقت اپنی دید کا نظارہ کرانے کے بعد حضور انور نے اجتماعی دعا کروائی اور ساڑھے دس بجے قافلہ خدا تعالیٰ کے فضلوں کے سائے میں اپنی اگلی منزل فرینکفرٹ کیلئے روانہ ہوا۔

بلجیم اور جرمنی کے بارڈر تک آج کا سفر یورپ کی مشہور شاہراہ E40 پر ہی جاری رہا اور قریباً پچانوے میل کی مسافت ایک گھنٹہ پچیس منٹ میں طے کرنے کے بعد قافلہ 11:54 پر جرمنی کے بارڈر پر پہنچا، جہاں مکرم امیر صاحب جرمنی اوران کی عاملہ کے بعض ممبران، مکرم مبلغ انچارج صاحب جرمنی اور مکرم صدر صاحب خدام الاحمدیہ جرمنی حضور انور کے استقبال کیلئے موجود تھے، نیز خدام بھی ڈیوٹی پر مستعد کھڑے تھے۔ حضور انور Lichtenbusch نامی سروس کے سامنے اپنی گاڑی سے باہر تشریف لائے اور استقبال کیلئے آنے والے جرمنی کے عہدیدران نیز الوداع کرنے کیلئے آنے والے بلجیم کے عہدیداران کو شرف مصافحہ عطا فرمایا۔ حضور کی اجازت سے مکرم امیر صاحب جرمنی نے قافلہ اور دیگر افراد کو کھانا پیش کیا۔ حضور انور نے بھی تھوڑا سا کھانا تناول فرما کر کھانے کو برکت بخشی۔ حضور کے دریافت کرنے پر بتایا گیا کہ کھانا مکرم صدیق ڈوگر صاحب کے گھر سے تیار ہو کر آیا ہے۔ حضور انور نے خدام میں موجود مکرم صدیق ڈوگر صاحب کے بیٹے کو بلا کر شرف مصافحہ عطا فرمایا اور از راہ شفقت و مزاح فرمایا کہ "آپ کے ابا نے اب باہر باہر ہی دعوت کرنی شروع کر دی ہے تا کہ ہمیں گھر نہ بلانا پڑے۔"

اس جگہ خدام کو قریباً چوبیس منٹ تک بالکل قریب سے اپنے آقا کے دیدار کا موقع میسر رہا، اس دوران حضور انور مکرم امیر صاحب جرمنی سے مختلف موضوعات پر گفتگو بھی فرماتے رہے۔

12:18 پر قافلہ آخن (Aachen) بارڈر سے بیت السبوح فرینکفرٹ کیلئے روانہ ہوا تو سورج نے بھی جو کہ دو دن سے بادلوں کی اوٹ میں چھپا بیٹھا تھا کبھی کبھی اپنی چہرہ نمائی شروع کر دی۔ کچھ دیر تک قافلہ کا سفر E40 پر جاری رہنے کے بعد جرمنی کی مشہور آٹو بان 3 پر منتقل ہو گیا۔ جس سڑک کیلئے پاکستان اور انگلستان وغیرہ میں موٹر وے کا لفظ استعمال ہوتا ہے، جرمنی میں اسے آٹو بان کہا جاتا ہے۔

آخن سے فرینکفرٹ تک کے سفر میں آٹو بان 3 جرمنی کے کئی معروف شہروں کے پاس سے گزرتی ہے، جن میں کولون (Koln) اور لمبرگ (Limburg) بھی شامل ہیں۔ کولون تو اپنے پرانے اور تاریخی چرچ کی بناء پر بہت مشہور ہے جبکہ لمبرگ، جرمن کیتھولک چرچ کے سب سے بڑے کارڈینل کا شہر ہونے کی وجہ سے اہمیت کا حامل ہے۔

بیت السبوح (جرمنی) میں آمد اور استقبال

جرمنی کے بارڈر آخن سے آٹو بان 5,3 اور 661 پر دو گھنٹے اور نو منٹ میں قریباً اڑھائی سو کلومیٹر کی مسافت طے کرنے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا قافلہ فرینکفرٹ کے علاقہ نیدرش باغ میں قائم مرکزی احمدیہ سینٹر بیت السبوح پہنچا تو یہاں پر جماعت جرمنی کے بچوں، بوڑھوں، جوانوں اور خواتین کی ایک بڑی تعداد کا اپنے آقا کیلئے استقبال کیلئے جوش وخروش قابل دید تھا۔ ان احباب نے بلے کارڈ اٹھا رکھے تھے، جن پر "جی آیاں نوں"، "انی معک یا مسرور"، "اھلا و سھلا و مرحبا" جیسے پروقار اور دلنشیں الہامی فقرات درج تھے نیز خواتین اور بچے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاکیزہ منظوم کلام "یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی" کو مترنم آوازوں میں پڑھ رہے تھے، جبکہ خدام وانصار "نعرہ ہائے تکبیر، احمدیت زندہ باد، اسلام زندہ باد اور حضرت امیر المومنین زندہ باد" کے فلک بوس نعروں سے ماحول کو گرما رہے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی گاڑی سے باہر تشریف لائے تو ایک بچے نے حضور انور کی خدمت اقدس میں جبکہ ایک بچی نے حضرت بیگم صاحبہ اطال اللہ عمرھا کی خدمت میں پھولوں کے نہایت خوبصورت گلدستے پیش کئے۔ حضور انور نے بچے کے رخسار کو اپنے دست مبارک سے تھپتھپایا، ہاتھ ہلا کر سلام کر کے حاضرین کے نعروں اور جذبات کا جواب عطا فرمایا اوز اپنی رہائش گاہ کی طرف تشریف لے گئے۔

پونے تین بجے سہ پہر حضور انور نماز ہال میں تشریف لائے اور نماز ظہر و عصر قصر کر کے باجماعت پڑھائیں۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب سے دریافت فرمایا کہ ہم نے کب تک یہاں ٹھہرنا ہے؟ عرض کرنے پر حضور نے فرمایا کہ چودھویں دن روانگی ہے، آئندہ نماز قصر نہیں کریں گے۔

نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد 4:25 پر حضور انور اپنی قیام گاہ سے باہر تشریف لائے اور بیت السبوح سے قریباً دو کلومیٹر کی مسافت پر نیدرش باغ کے رہائشی علاقہ میں فرینکفرٹ کی مقامی امارت کے سابقہ مرکز بیت القیوم (جو بیت السبوح مرکز کے قیام کے بعد جلسہ سالانہ کے سٹور کے طور پر استعمال ہوتا ہے اور اس میں تین جرمن خاندان بھی رہائش پذیر ہیں) کی طرف تشریف لے گئے۔ اس موقعہ پر محترم امیر صاحب اور دیگر خدام حضور انور کے ہمراہ تھے۔

راستہ میں حضور انور ایک گرین ہاؤس کے پاس چند لمحوں کیلئے رکے اور وہاں ایک واٹر ٹینک میں لگے پانی کے متعدد پائپوں کی بابت دریافت فرمایا۔ مکرم امیر صاحب اور نائب افسر حفاظت مکرم سید محمد احمد صاحب نے عرض کی کہ بارش کے پرنالوں کا کنکشن ان کے ساتھ کیا گیا ہے۔

اس عمارت کے جائزہ کے دوران ایک گھر کے رہائشی مکرم یحییٰ صاحب کی اہلیہ محترمہ جن کا تعلق حیدر آباد دکن سے ہے، نے حضور کی خدمت میں سلام عرض کیا اور حضور کو گھر کے اندر آنے کی دعوت دی۔ حضور انور از راہ شفقت کچھ دیر کیلئے گھر کے اندر تشریف لے گئے اور اہل خانہ کو صفائی اور بعض اور تربیتی امور کی بابت نصائح فرمائیں۔ گھر سے باہر نکلنے پر عمارت سے ملحقہ صحن میں موجود بھیڑ بکریوں شور کر رہی تھیں، حضور انور ان کے پاس تشریف لے گئے تو حضور انور کے وہاں پہنچتے ہی ان جانوروں نے شور بند کر دیا۔ حضور نے ایک بکری پر اپنا دست شفقت پھیرا۔

حضور انور کی یہاں سے واپسی پر مکرم یحییٰ صاحب ایک پلیٹ میں چاند تاروں کی شکل کے بسکٹ رکھ کر لائے اور حضور کی خدمت میں پیش کئے اور بتایا کہ جب وہ عیسائی تھے تو کرسمس کے موقعہ پر گھر میں اس قسم کے بسکٹ تیار کیا کرتے تھے۔ حضور انور نے ایک بسکٹ اٹھا کر برکت بخشی۔ اسی دوران مکرم یحییٰ صاحب کی اہلیہ بھی تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے وہاں آئیں اور حضور کو بتایا کہ مَیں نے خواب میں دیکھا تھا کہ حضور ہمارے گھر تشریف لائے ہیں، لیکن مَیں سوچتی تھی کہ یہ محض ایک خواب ہے، ایسا کس طرح ہو سکتا ہے؟ حضور انور نے اس پر تبسم فرمایا اور فرمایا کہ اب آگیا ہوں نا، بس خواب پورا ہو گیا ہے۔

بیت القیوم سے واپسی پر حضور انور نے ایک مکان جس پر برائے فروخت کا بورڈ آویزاں تھا، کے بارہ میں حضور کے ارشاد پر مکرم امیر صاحب نے مکرم صدر صاحب خدام الاحمدیہ سے معلومات حاصل کرنے کیلئے کہا۔

5:18 پر حضور انور کی بیت السبوح کے احاطہ میں واپسی ہوئی۔ حضور انور احاطہ میں موجود خواجہ عبدالکریم صاحب کی دکان پر تشریف لے گئے اور فرمایا کہ چیزیں زیادہ مہنگی تو نہیں بیچتے؟ اور پھر دوکان کے کرایہ کی بابت پوچھا نیز بکرے اور بھیڑ میں گوشت کے وزن کی بابت بھی دریافت فرمایا۔ پھر حضور خدام الاحمدیہ کے ہال میں تشریف لے گئے اور صدر صاحب کو صفائی کی طرف توجہ دینے کی تلقین فرمائی، پھر آپ بالائی منزل پر خدام الاحمدیہ کے دفاتر میں تشریف لے گئے اور وہاں موجود خدام کو شرف مصافحہ بخشا، مکرم صدر صاحب خدام الاحمدیہ نے ساتھ ساتھ ان خدام کا تعارف کروایا۔ حضور اس موقعہ پر خدام کو چند ہدایات سے نوازا اور مکرم صدر صاحب خدام الاحمدیہ سے فرمایا کہ دفتر میں کارپٹ کی بجائے لکڑی کا فرش لگوانے سے بیمار کم ہوں گے۔ بعد ازاں حضور انور بذریعہ لفٹ اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے، لفٹ میں مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے حضور انور کی خدمت میں ایک فائل پیش کی، جسے حضور نے ملاحظہ فرمایا۔

رات آٹھ بجے حضور انور نے نماز مغرب وعشاء باجماعت پڑھائیں، جس میں نماز عشاء کی چار رکعتیں ادا فرمائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے قصر نماز کی بابت ایک مختصر اور جامع خطاب فرمایا کہ اگرچہ میں نے نماز عشاء کی چار رکعتیں پڑھائی ہیں لیکن میرے ذہن میں قصر نماز کا ہی خیال تھا۔ نیز فرمایا کہ قصر نماز کی بابت میں نے پتہ کروایا ہے۔ اصول یہ ہے کہ اگر پندرہ یا پندرہ دن سے زیادہ قیام کرنا ہو تو پوری نماز پڑھی جائے گی اور اگر چودہ دن قیام کرنا ہو تو نماز قصر ہو گی اور چونکہ ہمارا قیام اس سے کم ہے لہٰذا اگر آئندہ مَیں نماز قصر کروں تو پیچھے سے سبحان اللہ نہ کہنا شروع کر دیں۔ پھر حضور انور نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عہد مبارک کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ پہلے ایک دفعہ ایسا ہو چکا ہے کہ جب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک سفر کے دوران لاہور میں قیام فرما تھے تو حضور علیہ السلام کا پہلے وہاں تین دن تک قیام کا ارادہ تھا اور پھر کسی وجہ سے دس دن تک قیام کا ارادہ ہوا۔ جب نماز ظہر کا وقت آیا تو حضور علیہ السلام طبیعت کے علیل ہونے کی وجہ سے نماز میں تشریف نہ لا سکے، چنانچہ امام دو رکعتوں کے بعد کے قعدہ میں عبدہ ورسولہ تک پڑھ چکے تو صف میں سے کسی نے سبحان اللہ کہا یعنی پوری نماز پڑھو، لیکن امام نے قصر نماز کے بعد سلام پھیر دیا۔ اس پر حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اندر جا کر اس بارہ میں حضرت صاحب سے دریافت کر کے آئیں کہ ہمیں نماز پوری پڑھنی چاہئے یا قصر؟ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ دو رکعت ہی پڑھیں، ہم نے کوئی پندرہ دن ٹھہرنے کا ارادہ نہیں کیا۔ پس چودہ دن تک قصر کی اجازت ہے اور اس سے زیادہ دنوں کے قیام پر پوری نماز پڑھی جاتی ہے۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی قیام گاہ میں تشریف لے گئے۔ ❀❀❀

قرآن مجید کی تفسیر کے اصول و معیار

اور وید کا طریقۂ اصول تفسیر

شیخ مجاہد احمد شاستری ایڈیٹر رسالہ راہِ ایمان

اللہ تعالیٰ نے اپنی صفت ربوبیت کے تحت جس طرح ہر قوم کو اس کی جسمانی پرورش کے لئے خوراک خورد و نوش بہم پہنچائی ہے اسی طرح اس نے ہر ایک قوم میں اس کی روحانی ، اخلاقی نشو نما اور تربیت کے لئے سلسلہ رسالت کا نظام قائم فرمایا ہے ۔ قرآن مجید کی متعدد آیات اس کی نشاندہی کرتی ہیں ۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

وَاِنْ مِنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْر (فاطر:24)

وَلِكُلِّ اُمَّةٍ رَسُوْلٌ (یونس:47)

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ اُمَّةٍ رَسُوْلًا (نحل:36)

تمام انبیاء علیہم السلام ایک ہی روحانی چشمہ سے سیراب ہو کر ایک دین کو لیکر آتے رہے ہیں یعنی سلسلہ رسالت سلسلہ زنجیر کی مانند ہے جس کی ایک کڑی دوسری سے جُڑی ہوئی ہے ۔ اس زنجیر کی آخری کڑی دینِ اسلام کی شکل میں ظاہر ہوئی ہے جو کہ اپنی ذات میں جامع کامل اور اکمل دین ہے ۔ وہ اصولی اور بنیادی دین کیا ہے جو مختلف انبیاء علیہم السلام مختلف زمانوں میں بیان کرتے رہے ہیں؟ ۔ مذاہب عالم کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ توحید، عبادت اور معاملات یہ وہ تین بنیادی محور ہیں جس پر انبیاء علیہم السلام تبلیغ و اشاعت کرتے رہے ۔ جزئیات احکام میں ہر قوم و مذہب کی زمانی و مکانی خصوصیات کے سبب اختلاف ممکن ہے لیکن دین کے اصل الاصول میں اختلاف نہیں ہے ۔ اس نظریہ کو قرآن مجید نے یوں بیان فرمایا ہے:

شَرَعَ لَكُمْ مِنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْ اَوْحَيْنَا اِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖ اِبْرَاهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ ۔ (آل عمران : 64)

یعنی اس نے تمہارے لئے دین کا وہی راستہ مقرر کیا ہے جس کا نوح علیہ السلام کو حکم دیا گیا تھا اور جو ہم نے تیری طرف وحی کی ہے اور جس کا ہم نے ابراہیم علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا کہ دین کو قائم رکھو، اس میں تفرقہ نہ ڈالو ۔ مشرکوں پر وہ دین گراں ہے جس کی طرف تم ان کو بلاتے ہو ۔

اس آیت میں یہ بتایا گیا ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دین وہی ہے جو حضرت نُوح علیہ السلام کا تھا، حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تھا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تھا ۔

قرآن مجید کے اس اصول یعنی وحدت الادیان کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے جب ہم رُوئے زمین پر پائے جانے والے دو بڑے مذاہب ہندو ازم اور اسلام کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں ان میں بہت سے امور توحید ، عبادات و معاملات کے مشترک ملتے ہیں ۔ اس مضمون میں ہر دو مذہب کی بنیادی کتب یعنی وید اور قرآن مجید کی تفسیر کے اصولوں پر روشنی ڈالی گئی ہے ۔

اس مضمون میں کئی اہم بنیادی باتوں کو چھوڑا جا رہا ہے کیونکہ وہ اپنی ذات میں مستقل الگ مضامین ہیں ۔ مثلاً تاریخ جمع وید و قرآن، ملہم قرآن صلی اللہ علیہ وسلم اور جامع وید، مضامین قرآن مجید و وید ۔ کیا قرآن مجید ساری دنیا کے لئے ہے یا وید؟ وید تین ہیں یا چار؟

اس مضمون میں خاکسار نے صرف ایک پہلو یعنی موجودہ وید جو ہمیں دستیاب ہیں (رگوید، یجروید، سام وید، اتھروید) میں جو منتر پائے جاتے ہیں انکا مطلب و مفہوم ہم کس طرح معلوم کر سکتے ہیں اس نقطۂ نظر سے قرآن مجید اور وید کا موازنہ کیا ہے ۔

دنیا کے دو بڑے مذاہب یعنی ہندو ازم اور اسلام دونوں کے ماننے والے اس بات کا دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کی کتابیں مکمل ساری دنیا کے لئے اور دوسرے سے بہتر ہیں ۔ اپنے دعویٰ کے ثبوت میں دونوں طرف سے کتب لکھی گئی ہیں ۔ ہمیں چاہئے کہ دونوں مذاہب کی بنیادی کتب کو سمجھنے کے اصولوں پر غور کریں تا کہ سچائی ہمارے سامنے خود بخود عیاں ہو جائے کہ کون سا مذہب اپنے دعاوی میں سچا ہے اور کس کی تعلیم مکمل اور افضل ترین ہے ۔

اصول تفسیر وید:

وید ہندوؤں کے پُرانے مذہبی گرنتھ ہیں ۔ لفظ ''وید'' کا مصدر ''ود'' ہے جس کے معنی جاننا، سوچنا، موجود ہونا، غور کرنا اور حاصل کرنا ہے ۔

(دیکھئے ویدوں کی ڈکشنری نِرکت)

سنسکرت زبان میں وید کا لفظ صرف انہیں چاروں کتب یعنی رگوید، یجروید، سام وید، اتھر وید کے لئے استعمال نہیں ہوتا بلکہ دیگر کئی کتب کو بھی یہ نام دیا گیا ہے مثلاً آیوروید (طب) سرپ وید (سانپ کا وید) دھنر وید (تیر کمان کا وید) اس لئے جب چاروں وید مراد لینے ہوں تو عموماً ''وید وِ دیَا'' کہا جاتا ہے جبکہ عرف عام میں وید کا مطلب کتابیں ہیں ۔ وید کا دوسرا نام ''سمہتا'' بھی ہے ۔ سمہتا کے معنی ہیں مجموعہ مناجات ۔ ویدوں کا وقت بلا اختلاف ابھی تک مقرر نہیں ہو سکا ہے ۔ یہ وید جس زمانہ کی تالیف ہیں اس زمانے کے معاشرہ کی بخوبی عکاسی کرتے ہیں ۔ ان کی زبان کو سمجھنا انتہائی مشکل اور نا قابلِ فہم ہیں ۔ ویدوں کے منتروں کو سمجھنے کے لئے مختلف مکاتب فکر کے لوگوں کے الگ الگ نظریے ہیں اور یہ نظریے ایک دوسرے سے بہت مختلف ہیں ۔ اسی وجہ سے ویدوں کے بہت سے منتروں کا مطلب آج تک نہیں سمجھا جاسکا ۔ مثال کے طور پر اتھر وید ''کُنتاپ سُوکت'' اس کے مختلف معانی کئے گئے ہیں جو ایک دوسرے سے متضاد بھی ہیں ۔ ویدوں کو سمجھنے اور ان کی تفسیر کے جو اصول اور طریقے بیان کئے گئے ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں ۔

1. اصولِ نِرُوکت ۔
2. پرانے وید کے مفسروں کی تفسیر کا علم
3. مغربی طریقہ تفسیر کا علم

(الف) جرمن علماء کے ویدوں کی تفسیر کا طریق

(ب) انگریز علماء کے ویدوں کی تفسیر کا طریق

(ج) دیگر علماء کا طریقِ تفسیر اور ان کا علم

4. دیانند جی کا تفسیر کا طریقہ
5. شری اَرْوِند کا طریقہ تفسیر
6. دیگر موجودہ طریقۂ تفسیر

نِرُوکتَ کا طریقہ تفسیر:

ویدوں کے مطالب و معانی کو سمجھنے میں نِرُوکتَ بہت حد تک معاون و مددگار ہے ۔ نِرُوکتَ دراصل ویدوں کو سمجھنے کے چھ طریقوں میں سے ایک طریق ہے ۔ نِرُوکتَ کو سمجھنے کے لئے سنسکرت زبان کی گرامر کا اچھا علم ہونا ضروری ہے ۔ نِرُوکتَ کا مطلب ہے: ''اچھی طرح اُکت یعنی بیان کیا گیا'' اس وقت دستیاب نِرُوکتَ کی کتاب آچاریہ یاسک (YASKA) کی لکھی گئی کتاب ہے ۔ مگر آچاریہ یاسک وید کے پہلے مفسر نہیں قرار دیئے جاسکتے کیونکہ خود یاسک نے نِرُوکتَ میں اپنے سے پہلے 14 آچاریوں کا ذکر کیا ہے جنہوں نے نِرُوکتَ کی طرز پر ویدوں کے مشکل الفاظ کی تشریح کی ہے ۔

(دیکھئے نِرُوکتَ 1.30.20)

ویدوں کی تفاسیر کے لئے براہمن کتب میں مختلف رشیوں نے الفاظ کے الگ الگ معانی گرامر کی رو سے بیان کئے ہیں اس کے بعد نِرُوکتَ لکھنے والوں نے ان الفاظ کو یکجا پیش کر دیا ہے تا کہ ہمیں معلوم ہو سکے کہ وید کے کسی ایک لفظ کے کیا کیا معنی ہو سکتے ہیں ۔ مثلاً ''نگھنٹو'' ادھیائے 1 شلوک 1 میں ''واک'' (بھاشا یعنی زبان) کے 57 معانی ملتے ہیں مثلاً واڑی ، وانی ، گھوش ، جھوا ، سربوتی وغیرہ وغیرہ ۔ نِرُوکتَ سے ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک لفظ کن کن معنوں میں استعمال ہوا ہے کون سا لفظ کس کے ہم معنی اور کس کے متضاد ہے اس لئے سبھی پرانے نِرُوکتوں میں یاسک کا لکھا ہوا نِرُوکتَ وید کے معانی و مطالب جاننے میں مددگار ہے ۔ اس نِرُوکتَ میں 14 ابواب ہیں جن میں نگھنٹو کے پہلے 5 ابواب ہیں ۔ یاسک نے ویدک الفاظ کی تفسیر گرامر کی رو سے کی ہے اور بعد کے ابواب میں منتروں کی تفسیر کی ہے ۔ اسی طرح سب سے پہلے یاسک نے ویدوں کے معانی جاننے کا دروازہ کھولا ہے ۔ یاسک نے نِرُوکتَ میں دیگر طریقوں کا ذکر کر کے اپنی رائے بیان کی ہے ۔ دیگر طریقوں میں مشہور مندرجہ ذیل ہیں ۔

نِیے رُکت	NIROOKTA	ازرُوئے گرامر
اَتی ہاسکا	ITE-HASIKA	ازرُوئے تاریخ
آدھیاتمکا	AADYATMIKA	ازرُوئے عرفان

یاسک نے اپنے سے قبل طریقوں میں ایک جدّت پیدا کرنے کی کوشش کی ہے ۔ مثال کے طور پر وید میں اندر اور وَرِتْ کی لڑائی اَدھیاتمک مانی گئی ہے یاسک نے اسے ظاہرًا مانا ہے ۔ اور اسے نور اور ظلمت یا بارش اور قحط سالی کا ذکر مانا ہے ۔ اتی ہاسکوں کی رو سے ''اشوِن'' دو راجا ہیں ''اَشْوِنُو ۔ راجانُو'' مگر یاسک نے اسے اندھیرے اور اجالے کے رنگ میں قبول کیا ہے ۔

2-پرانے وید کے مفسروں کا طریق:

آچاریہ یاسک نے اپنے سے پرانے مفسروں کے طریقہ تفسیر کو مزید واضح کیا ہے ۔ ویسے تو وید کے مفسرین کی لمبی فہرست ہے جن میں سکند سوامی نارائن، لکھشمن ، شونق ، مادھو اور مہی دھر مشہور ہیں مگر ان سب میں سب سے مشہور اور مستند تفسیر آچاریہ سائن کی مانی جاتی ہے ۔ سائن نے ہندوستانی طریقہ تفسیر کے مطابق اپنی تفسیر کو پیش کیا ہے ۔ سائن نے ایک جوگی اور رشی کی حیثیت سے وید کی تفسیر لکھی ہے یعنی سارے وید کی تفسیر ''یگھ'' کے مطابق لکھی ہے ۔ ہر ''یگھ'' (قربانی) کسی نہ کسی دیوتا کو شاہد بنا کر کی جاتی ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ سائن نے ہر ایک منتر کے ساتھ اس کے دیوتا، رشی اور چھند (بحر) کا ذکر کیا ہے ۔ منتروں کے استعمال کی جگہ بیان کی ہے اور شاید یہی وجہ ہے کہ سناتن دھرم میں آچاریہ سائن کا ترجمہ و تفسیر سب سے زیادہ مستند ہے ۔

3-مغربی طریقہ تفسیر:

مغربی مفسرینِ وید میں مشہور جرمنی کے میکس مولر، فرانس کے رینو، انگلینڈ سے میکڈونلڈ ، کیتھ ، ولسن ، گرفتھ وغیرہ ہیں ۔ میکس مولر کو چھوڑ کر باقی مفسرین نے اپنی تفسیر کی بنیاد زیادہ تر آچاریہ سائن کی تفسیر پر رکھی ہے ۔ میکس مولر کا طریقۂ تفسیر الگ ہے ۔ ان کا خیال ہے کہ آریہ ہندوستان میں کہیں باہر سے آئے اور یہاں آکر انہوں نے جو کچھ مناظر دیکھے وہ گیت کے رنگ میں بیان کر دیئے جو کہ موجودہ وید ہیں ۔ ان کے مطابق ویدک رشیوں نے منتروں کو صرف دیکھا ہے وہ ان کے خالق نہیں ہیں ۔ میکس مولر نے ویدوں کے بارے میں تحقیق کر کے علم لسانیات کے کئی نئے اصول بیان کئے ہیں ۔

4-دیانند جی کا طریقۂ تفسیر:

ہمارے موجودہ دور میں سوامی دیانند بانی آریہ سماج نے وید کی تفسیر کا ایک دوسرا طریق بیان کیا ہے۔ سوامی جی نے رگوید کے ساتویں منڈل کے 161 نمبر کے سوکت تک ترجمہ کیا ہے۔ آپ کا مکمل ترجمہ و تفسیر یجر وید پر ہے۔ سوامی جی توحید کے قائل ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ وید میں صرف خدا کی توحید موجود ہے۔ اِندر، وَرُن، رودر، اگنی وغیرہ میں خدا کی ہی تعریف ہے، ان کی اپنی کوئی الگ شخصیت نہیں ہے۔ آپ کے طریقۂ تفسیر اور سناتن دھرم (آچاریہ سائن) کے طریق میں زمین آسمان کا فرق ہے اور دونوں فرقے ایک دوسرے کی تفسیروں کو رد کرتے ہیں اور قابل قبول اور مستند نہیں مانتے۔

5-شری اروند کا طریقۂ تفسیر:

شری اروند جی نے وید کی تفسیر یوگ فلسفہ کے مطابق کی ہے۔ آپ نے ویدک الفاظ کو یوگ کے مطابق نئے معنی دیئے ہیں۔ آپ کے خیال میں منتروں میں زیادہ تر روحانیت کا اثر ہے اور سبھی الفاظ کسی روحانی طاقت کے نشان کے طور پر ہیں۔ مثلاً

سوریہ (سورج) Super Mind
اوشا = گیان (علم)
اشو = روحانی طاقت
گائے = گیان
اگنی = پران (نفس)

یعنی اشو سے مراد عام دوڑنے والا گھوڑا نہیں ہے بلکہ اشو وید میں شری اروند کے مطابق روحانی طاقت اور ریاضت کے لئے علامتی طور سے استعمال ہوا ہے۔ ان کی تفسیر آن دی وید "On The Veda" میں ان کے طریقہ کی مفصل وضاحت ہے۔

6-دیگر طریقۂ تفسیر:

پرانے زمانہ میں ویدوں کی تفسیریں سنسکرت زبان میں لکھی گئیں۔ بعدہٗ انہیں مقبول بنانے کے لئے انگریزی زبان کا سہارا لیا گیا۔ موجودہ دور میں ہندی زبان میں ویدوں کی تفسیریں مل رہی ہیں۔ اور خود کئی مفسرین نے اپنے نقطہ نظر سے ویدوں کی تفسیریں کی ہیں۔ ان میں مشہور و مقبول ترجمہ پنڈت شری دامودر سات ولیکر جی کا ہے۔ آپ کا مقصد یہ رہا کہ ویدوں کا جو ترجمہ کیا جائے وہ صرف عالموں کے لئے نہ ہو بلکہ عوام بھی اس سے فائدہ اٹھائیں۔ انہوں نے مناظر عالم پر بنیاد رکھتے ہوئے بہت سے نافہم الفاظ کو بھی حل کرنے کی کوشش کی ہے۔ ایک جگہ پر وہ سرسوتی کا مطلب بادلوں میں رہنے والی سرسوتی کرتے ہیں۔ مگر وہی سرسوتی زمین پر رہنے والی سرسوتی بھی ہے۔ اس کے پیچھے سرسوتی کا مصدر "سری" کے معانی کام کر رہا ہیں۔ "سری" کا مطلب سرکنا ہوتا ہے۔ اسی لئے سانپ کو "سرپ" (سرکنے والا) کہا جاتا ہے۔ ان کے مطابق سرستی کا مطلب سرکنے والی ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ ویدوں کے طریقہ تفسیر کا مختصر جائزہ لینے سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ایک مستند طریقہ تفسیر موجود نہیں ہے جس پر سارے ہندو فرقوں کا اتحاد ہو۔ ہر فرقہ اپنے مطابق معانی و مفہوم بیان کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رگوید جو سب ویدوں میں سب سے مستند ہے اس کے پہلے منڈل کے پہلا منتر کا ترجمہ ہی آریہ سماجی اور سناتن دھرمیوں میں متنازعہ فیہ ہے۔ کوئی صحیح طریقہ نہ ہونے کی وجہ سے بہت سے منتروں کا ترجمہ سمجھنا ہی دشوار ہے۔ بہت سے منتر اور سوکت ایسے ہیں جن سے کسی دوسرے مذہب کی سچائی ثابت ہوتی ہے۔ تو مفسرین اپنے ہی تیار کردہ قاعدہ کلیہ سے تفسیر کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ مثلاً اتھر وید کے "کنتاپ سوکت" میں پنڈت دامودر ساتولیکر" کے ترجمہ کے مطابق اس میں اونٹوں والے رشی کی آمد کا ذکر ہے جبکہ آریہ سماجی اپنے ترجمہ میں روحانی طاقتوں کے ذکر پر زور دیتے ہیں۔

ویدوں کے مطالعہ سے یہ بات بھی عیاں ہوتی ہے کہ ویدوں نے خود اپنی تفسیر کے کوئی اصول وید ون میں بیان نہیں کئے۔

اصول تفسیر قرآن مجید:

قرآن مجید وہ آفاقی شریعت ہے جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بذریعہ وحی بنی نوع انسان کے لئے نازل کیا گیا۔ قرآن مجید خود خداتعالیٰ کا کلام ہے اس کی حفاظت کا ذمہ خود خداتعالیٰ نے لیا ہے۔

قرآن مجید خود اپنی تفسیر کے اصول قرآن میں ہی بیان فرماتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:

"نیک اور پاک لوگ ہی اس تک پہنچ سکتے ہیں۔ ناپاک تو اسے چھو بھی نہیں سکتے۔" (سورۃ الواقعہ:85)

قرآن مجید کی تفسیر کے لئے جن اصولوں کا علم ہونا ضروری ہے وہ ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

عربی لغت سے واقفیت:

قرآن مجید ساری دنیا کے لئے ہے اور اس کے مخاطب عربی عجمی عالم جاہل سب ہیں۔ یہ عربی زبان میں نازل ہوا ہے۔ اور یہ ایک خاص فلسفیانہ زبان ہے۔ یعنی اس کے الفاظ میں وہ حکمتیں مخفی ہیں جن کی بناء پر کوئی لفظ کسی خاص معنی کے لئے وضع ہوا ہے۔ اس کے مادے انسانی مشاہدات، ابتدائی تاثرات اور دلی جذبات کے اظہار کا خاص ملکہ اپنے اندر رکھتے ہیں۔ مثلاً قلب کے معنی حرکت کے ہیں چونکہ انسان کا دل ہر دم حرکت کرتا رہتا ہے اس لئے اس کا نام عربی میں قلب ہے۔

اسی طرح عربی لغت کے علاوہ قرآن مجید کی تفسیر کے لئے جن امور سے آگاہی ضروری ہے وہ یہ ہیں۔

عربوں کے حالات اور شان نزول کا علم
عربی زبان کے انداز بیان کا علم
تاریخ نزول اور جمع و ترتیب قرآن کا علم
کلام الٰہی اور فعل الٰہی میں ربط و نظم کا علم
احادیث صحیحہ کا علم
تفسیر صحابہ و تابعین کا علم

ان سب کے علاوہ بھی بہت سارے اصول بیان کئے گئے ہیں لیکن ان سب سے بڑھ کر وہ اصول ہیں جو اس زمانہ کے امام اور حَکم و عدل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان کئے ہیں۔ آپ اپنی معرکۃ الآراء کتاب "برکات الدعا" میں تفسیر کے اصول بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اول معیار:

تفسیر صحیح کا شواہد قرآنی ہیں یہ بات نہایت توجہ سے یاد رکھنی چاہئے کہ قرآن کریم اور معمولی کتابوں کی طرح نہیں جو اپنی صداقتوں کے ثبوت یا انکشاف کے لئے دوسرے کا محتاج ہو وہ ایک ایسی متناسب عمارت کی طرح ہے جس کی ایک اینٹ ہلانے سے تمام عمارت کی شکل بگڑ جاتی ہے اس کی کوئی صداقت ایسی نہیں ہے جو کم سے کم دس یا بیس شاہد اس کے خود اسی میں موجود نہ ہوں سو اگر ہم قرآن کریم کی ایک آیت کے ایک معنی کریں تو ہمیں دیکھنا چاہئے کہ ان معنوں کی تصدیق کے لئے دوسرے شواہد قرآن کریم سے ملتے ہیں یا نہیں اگر دوسرے شواہد دستیاب نہ ہوں بلکہ ان معنوں کی دوسری آیتوں سے صریح معارض پائے جاویں تو ہمیں سمجھنا چاہئے کہ وہ معنی بالکل باطل ہیں کیونکہ ممکن نہیں کہ قرآن کریم میں اختلاف ہو اور سچے معنوں کی یہی نشانی ہے کہ قرآن کریم میں سے ایک لشکر شواہد بینہ کا اس کا مصدق ہو۔

دوسرا معیار:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تفسیر ہے اس میں کچھ شک نہیں کہ سب سے زیادہ قرآن کریم کے معنی سمجھنے والے ہمارے پیارے اور بزرگ نبی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے پس اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی تفسیر ثابت ہو جائے تو مسلمان کا فرض ہے کہ بلا توقف اور بلا دغدغہ قبول کرے نہیں تو اس میں الحاد اور فلسفیت کی رگ ہوگی۔

تیسرا معیار:

صحابہ کی تفسیر ہے اس میں کچھ شک نہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نوروں کو حاصل کرنے والے اور علم نبوت کے پہلے وارث تھے اور خداتعالیٰ کا ان پر بڑا فضل تھا اور نصرت الٰہی ان کی قوت مدرکہ کے ساتھ تھی کیونکہ ان کا نہ صرف قال بلکہ حال تھا

چوتھا معیار:

خود اپنا نفس مطہر لے کر قرآن کریم میں غور کرنا ہے کیونکہ نفس مطہرہ سے قرآن کریم کو مناسبت ہے اللہ جل شانہ فرماتا ہے: لَا يَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ (الواقعہ:80) یعنی قرآن کریم کے حقائق صرف ان پر کھلتے ہیں جو پاک دل ہوں کیونکہ مطہر القلب انسان پر قرآن کریم کے پاک معارف بوجہ مناسبت کھل جاتے ہیں اور وہ ان کو شناخت کر لیتا ہے اور سونگھ لیتا ہے اور اس کا دل بول اٹھتا ہے کہ ہاں یہی راہ سچی ہے اور اس کا نور قلب سچائی کی پرکھ کے لئے ایک عمدہ معیار ہوتا ہے پس جب تک انسان صاحب حال نہ ہو اور اس تنگ راہ سے گذرنے والا نہ ہو جس سے انبیاء علیہم السلام گذرے ہیں تب تک مناسب ہے کہ گستاخی اور تکبر کی جہت سے مفسر القرآن نہ بن بیٹھے ورنہ وہ تفسیر بالرائے ہوگی جس سے نبی علیہ السلام نے منع فرمایا ہے اور کہا ہے کہ مَنْ فَسَّرَ الْقُرْاٰنَ بِرَأْيِهٖ فَاَصَابَ فَقَدْ اَخْطَأَ یعنی جس نے صرف اپنی رائے سے قرآن کی تفسیر کی اور اپنے خیال میں اچھی کی تب بھی اس نے بری تفسیر کی۔

پانچواں معیار:

لغت عرب بھی ہے لیکن قرآن کریم نے اپنے وسائل آپ اس قدر قائم کر دیئے ہیں کہ چنداں لغات عرب کی تفتیش کی حاجت نہیں ہاں موجب زیادت بصیرت بیشک ہے بلکہ بعض اوقات قرآن کریم کے اسرار مخفیہ کی طرف لغت کھودنے سے توجہ پیدا ہو جاتی ہے اور ایک بھید کی بات نکل آتی ہے۔

چھٹا معیار:

روحانی سلسلہ کے سمجھنے کے لئے سلسلہ جسمانی ہے کیونکہ خداتعالیٰ کے دونوں سلسلوں میں بکلی تطابق ہے۔

ساتواں معیار:

وحی ولایت اور مکاشفات محدثین ہیں۔

(برکات الدعا صفحہ 12-10)

2 and 3 Bed Rooms Flat
Independant House
All Facilities Available
Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall
Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936
at Qadian Near Jalsa Gah
Flat Available
Contact : **Deco Builders**
Shop No, 16, EMR Complex
Opp.Ramakrishna Studio, Nacharam
Hyderabad-76, (A.P.) INDIA
Ph. 040-27172202, 0924618281, 098491-28919

حضرت منشی حبیب الرحمٰن صاحب رضی اللہ عنہ

یکے از صحابہ کرام 313 رضوان اللہ علیہم اجمعین کی ('' حاجی پور''، تحصیل پھگواڑہ ضلع کپورتھلہ میں) قبر کی تلاش اور کامیابی

((شیخ مطیع الرحمٰن کپورتھلوی حال مقیم ڈنمارک))

مورخہ 17 جنوری 2007ء بروز بدھ خاکسار کے ساتھ مکرم چوہدری منصور احمد صاحب چیمہ نائب ناظر بیت المال خرچ ''حاجی پور'' (پھگواڑہ) کے لئے روانہ ہوئے جہاں پر جاکر حضرت منشی حبیب الرحمٰن صاحب رضی اللہ عنہ یکے از صحابہ 313 کی قبر کی تلاش کرنا تھی۔ روانہ ہونے سے قبل مکرم چوہدری منصور احمد صاحب چیمہ نے اپنے بعض واقف کاروں سے دو تین جگہ فون سے رابطہ کرکے بتلایا کہ ہم نے حاجی پور تحصیل پھگواڑہ ضلع کپورتھلہ میں ایک اپنے بزرگ کی قبر تلاش کرنی ہے اس سلسلہ میں مدد کے لئے کسی ایسے شخص کا ساتھ کرادیں جو علاقہ کا باثر آدمی ہو اور قبر تلاش کرنے میں مددگار ہوسکے۔ چنانچہ ہمیں پھگواڑہ کے ایک بہت بڑے ٹمبر مرچنٹ رویندر کمار صاحب جن کی ہندوستان ٹمبر، شیر پنجاب ٹمبر اسٹور ہیں کا ریفرنس دیا گیا جب ہم وہاں پہنچے تو ان کو اپنا انتظار کرتے ہوئے پایا۔ بہت ہی ملنسار اور خوش اخلاق سے پیش آئے اور ہمارے ساتھ اپنے ایک کارکن کو بھیج دیا۔ ہم گھومتے گھماتے حاجی پور گاؤں پہنچ گئے۔ گاڑی سے اتر کر ابھی معلومات ہی کر رہے تھے کہ ایک مولوی صاحب اپنے مکان سے باہر آئے اور انہوں نے بتلایا کہ بہت پہلے یہاں ایک مسجد تھی جس کے اوپر اب گوردوارہ بن گیا ہے۔ مگر اس مسجد میں نصب سنگ مرمر کی ایک پلیٹ آج بھی موجود ہے جو اسی عمارت میں کہیں رکھی ہوئی ہے اور اس سنگ مرمر کی پلیٹ پر عربی میں کچھ عبارت بھی کندہ کی گئی ہے۔

کوٹھی کا مالک 90 سالہ تو فوت ہوچکا ہے مگر اس کا لڑکا ہے جو کینیڈا میں رہتا ہے مگر آج کل وہ آیا ہوا ہے مگر ابھی دوسہرہ گیا ہوا ہے، اس کا مالی یہاں موجود ہے جس کا نام راجو ہے اس کے پاس جاکر کوٹھی میں موجود سنگ مرمر کی وہ پلیٹ دیکھی جاسکتی ہے۔ چنانچہ مالی کو بلایا گیا اور وہ پلیٹ جو کہ ایک کھڑکی کے اوپر رکھی ہوئی تھی اتروا کر دیکھی تو اس پر میرے پڑدادا حضرت محمد ولی اللہ صاحب مالک دیہات حاجی پور کا پورا نام درج تھا اور اس پر یہ عبارت درج تھی:

مَنْ حَفَرَ بِئْرًا فَلَهُ اَجْرًا

(یعنی جس نے کنواں کھودا اس کیلئے اجر مقدر ہے)

عبدہٗ محمد ولی اللہ مالک دیہہ 1293ھ

اس تحریر کو پڑھنے کے بعد یہ ثبوت مل گیا کہ یہی وہ جگہ ہے جہاں ہمارا گھر، مسجد اور باغ ہوا کرتا تھا۔ چنانچہ پوری طرح جگہ کا جائزہ لینے کے بعد تو سب کچھ صاف صاف عیاں ہوگیا۔ باغ کا رقبہ بھی مل گیا۔ اور قبر کی نشاندہی بھی ہوگئی۔ چنانچہ کنواں آج بھی موجود ہے اور مسجد کے نشانات جس کی جگہ گوردوارہ بنادیا گیا ہے آج بھی موجود ہے اور معلوم ہوتا ہے یہ سنگ مرمر کی پلیٹ کی عبارت اسی کنویں کی تعمیر کے بعد بطور یادگار کندہ کی گئی تھی۔ آج باغ کے نشانات تو مٹ گئے ہیں لیکن قبر کے پاس موجود پرانا درخت ابھی بھی دیکھا جاسکتا ہے۔ اسی طرح کنواں اور مسجد کے نشانات بھی اسی طرف اشارہ کر رہے ہیں کہ حضرت منشی حبیب الرحمٰن صاحب ؓ یکے از صحابہ 313 کی قبر بھی یہیں ہونی چاہئے۔ چنانچہ اللہ کے فضل سے وہ قبر آج بھی بحفاظت موجود ہے۔ گو آج اس کو ''ایک بزرگ کی قبر'' کے طور پر محفوظ کیا گیا ہے اور اس کے اوپر گنبد بناکر قبر کو پکا بنوا کر محفوظ کیا گیا ہے۔ نادان لوگ اس پر آج چڑھاوے چڑھاتے ہیں اور منتیں مانگی جاتی ہیں اور سبھی مذاہب کے لوگ 23 مئی کو یہاں منعقد ہونے والے عُرس میں شامل ہوتے ہیں۔ یہاں آج کل حافظ عبد الباری متقی بطور مجاور کے موجود ہیں۔ موصوف کو گاؤں والے صوفی بابا کے نام سے پکارتے ہیں۔

اسی گاؤں کا ایک اور شخص امر جیت سنگھ نامی جو ہمیں اس سے پہلے بھی ملا تھا اس نے بھی اسی گوردوارے اور کوٹھی کی طرف اشارہ کرکے بتایا تھا کہ اگر کچھ معلوم ہوسکتا ہے تو اسی کوٹھی سے معلوم ہوسکتا ہے مگر اس کا مالک جو 90 سال کا تھا فوت ہوچکا ہے ساری معلومات اسی شخص کو تھیں۔ پچھلی دفعہ ہم مایوس ہوکر چلے گئے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے دوبارہ یہاں آنے کی راہ کھولی اور اسی جگہ جہاں سے ہم مایوس ہوکر چلے گئے تھے ایسے سامان پیدا فرمائے کہ سو سال سے چھپی باتوں سے پردہ اٹھ گیا اور تمام حقائق ہم پر اچھی طرح واضح ہوگئے۔ گاؤں بھی مل گیا۔ مسجد کے آثار بھی مل گئے اور کنواں اور حتیٰ کہ اس پر نصب سنگ مرمر کی پلیٹ جس پر میرے پردادا کا نام مع تاریخ کندہ ہے مل گیا اور الحمد للہ ثم الحمد للہ حضرت منشی حبیب الرحمٰن صاحب رضی اللہ عنہ کی قبر کی بھی نشاندہی ہوگئی۔ اس سفر میں میرے ساتھ مکرم چوہدری منصور احمد صاحب چیمہ اور مکرم لقمان احمد صاحب شامل تھے اسی طرح مکرم محمد اعظم صاحب بطور ڈرائیور ہمارے ہمراہ تھے۔ اور جن لوگوں نے اس سلسلہ میں خاکسار کی مدد کی ان میں مکرم چیمہ صاحب کے دوست رویندر کمار صاحب اور امر جیت سنگھ صاحب (ساکن حاجی پور گاؤں) مکرم حافظ عبد الباری صاحب متقی، راجو ملازم کوٹھی جہاں سے سنگ مرمر کی پلیٹ دستیاب ہوئی شامل ہیں۔

آج اس قبر کو پیر بابا بڈھا شاہ کی قبر کا نام دیا جاتا ہے ایک روایت مشہور ہے کہ جب یہاں کے زمیندار نے اس قبر پر حل چلانے کی کوشش کی تو اس کا ٹریکٹر خراب ہوگیا لوگوں نے جب اسے کہا کہ ایسا اس وجہ سے ہوا ہے کہ تو نے ایک بزرگ کی قبر کی ہتک کرنے کی کوشش کی ہے اور تجھے اس بزرگ سے اور اللہ سے معافی مانگنی چاہئے تو اس کو سمجھ آگئی اور وہ اپنی اس حرکت سے باز آگیا۔ چنانچہ اس کی کوئی اولاد نہ تھی اس واقعہ کے بعد اس کے گھر اولاد ہوئی اس واقعہ کے بعد اس قبر کی بڑی شہرت ہوگئی کہ واقعی یہ کسی نیک بزرگ کی قبر ہے۔ واللہ اعلم موجودہ حالت میں تو باغ تو موجود نہیں ہے البتہ اب یہ قبر کی زمین سرکاری زمین میں شامل ہے اور پھگواڑہ ہوشیار پور بائی پاس والی سڑک کے عین اوپر واقع ہے اور دور سے ہی اس پر واقع سبز گنبد نظر آتا ہے اللہ تعالیٰ اس گاؤں کے سبھی لوگوں کو ہدایت پانے کی توفیق عطا فرمائے اور وہ بھی اس توحید کے علمبردار بن سکیں جن کو ان بزرگوں نے حاصل کیا۔ آمین

❀❀❀❀

اُمراء کرام، صدر صاحبان اور سرکل انچارج صاحبان کے لئے

ضروری اعلان

بھارت کے تمام اُمراء کرام/صدر صاحبان اور سرکل انچارج صاحبان کو تعلیم القرآن وقف عارضی کے تعلق سے مجلس مشاورت ربوہ 1996ء تا 2002ء کے بعض فیصلوں کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے جس کی منظوری حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے مل چکی ہے ان امور کے متعلق آپ کو وقتاً فوقتاً توجہ دلائی جاتی رہی ہے۔ اب پھر ان کے بعض نکات ذیل میں تحریر کئے جاتے ہیں تاکہ تمام احباب جماعت کو سنا کر انہیں اس پر عمل کرنے کی تحریک کرسکیں۔ جزاکم اللہ۔

1. ہر جماعت میں سیکرٹری تعلیم القرآن و وقف عارضی کے ساتھ ساتھ تعلیم القرآن کمیٹی بھی بننی چاہئے۔ اس کمیٹی میں تمام ذیلی تنظیموں کی نمائندگی ضروری ہے۔ یہ کمیٹیاں اپنا سہ ماہی ٹارگیٹ مقرر کرکے اس کے مطابق کام کو آگے بڑھائیں۔
2. ہر جماعت میں کم از کم دو ماہ میں ایک خطبہ جمعہ تعلیم القرآن و وقف عارضی کے موضوع پر دہرایا جائے۔
3. سیکرٹریان تعلیم القرآن و وقف عارضی ہر ماہ اپنے کام کی رپورٹ مرکز میں بھجوایا کریں۔
4. وقف عارضی کے تعلق سے احباب جماعت سے سال کے شروع میں باقاعدہ وعدے لئے جائیں کہ وہ کس ماہ میں جائیں گے پھر مرکز کو ان کی اطلاع دی جائے اور انہیں وقف عارضی میں بھجوانے کیلئے انتظام کیا جائے اور (بمطابق سفارش شوریٰ 96ء) ہر جماعت کا وقف عارضی کا ٹارگٹ 12 فیصد ہونا چاہئے۔ (فارم وقف عارضی تمام جماعتوں میں بھجوائے جاچکے ہیں)
5. کوشش ہونی چاہئے کہ جماعت میں سے کوئی ایسا شخص نہ رہے جو تعلیم القرآن کے نظام میں شامل نہ ہوسکے۔ (ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن و وقف عارضی)

ضروری اعلان بسلسلہ قضاء

تمام امراء وصدر صاحبان مبلغین ومعلمین کرام کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ '' جھگڑے کی صورت میں جہاں تک میاں بیوی کو سمجھانے اور صلح کروانے کا تعلق ہے اُس کیلئے تو شریعت کے مطابق دونوں طرف سے ''حکمین'' مقرر کرکے آپس میں صلح کی کاروائی ہونی چاہئے نہ کہ اُمور عامہ کے ذریعے۔ اگر صلح نہ ہوسکے تو پھر علیحدگی کیلئے قضاء سے فوری رجوع ہو۔ تاکہ خواہ مخواہ معاملہ کو لٹکانے کی بجائے علیحدگی جلد ہوجائے۔ اگر قضاء یہ دیکھے کہ لڑکی کی نمایاں غلطی نہیں تو ایسی صورت میں قضا کو خلع بصورت طلاق کا انصاف سے فیصلہ کرنا چاہئے۔''

حضور انور کا ارشاد گرامی ہمارے لئے مشعل راہ ہے اس لئے تمام امراء کرام صدر صاحبان مبلغین و معلمین کرام سے گزارش ہے کہ اس ارشاد کو مدنظر رکھتے ہوئے جماعت کی راہنمائی کیا کریں۔ (ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

ضروری اعلان بابت تاریخی واہم تصاویر

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی 2008ء کے دوران جماعتی اخبارات و رسائل اور سوونیئر میں شائع کرنے، نیز نمائشوں میں بغرض ریکارڈ رکھنے کے لئے ہندوستان کی جملہ احمدی مساجد، دیار التبلیغ، سکولز اور جماعتی عمارات، اسی طرح اہم تقاریب اور شخصیات سے ملاقات وغیرہ کی تصاویر کی بھی ضرورت ہے لہٰذا تمام امراء وصدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان سے گزارش کی جاتی ہے کہ اولین فرصت میں ایسی تصاویر کی کم از کم ایک اور زیادہ سے زیادہ تین تین تصاویر مع ضروری کوائف و تاریخی حیثیت لکھ کر مکرم ناظر صاحب نشر واشاعت کے نام ارسال کرکے ممنون فرمائیں۔ (محمد انعام غوری صدر جوبلی کمیٹی قادیان)

جالندھر میں مسجد احمدیہ کا سنگ بنیاد

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں جب مضافات قادیان دارالامان میں تبلیغی وفود بھجوائے گئے تو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جالندھر شہر میں بھی احمدیت کا پودا پارٹیشن کے بعد دوبارہ لگا اور شہر کے مضافات میں بھی چند سعید روحوں نے احمدیت کو قبول کرنے کی سعادت پائی۔ پھر رفتہ رفتہ یہ تعداد بڑھتی گئی اور اب جالندھر اور اس کے مضافات میں ساڑھے چار صد احمدی احباب بفضلہ تعالیٰ موجود ہیں جن کا سینٹر جالندھر شہر ہے اور جالندھر سرکل کا ہیڈ کوارٹر بھی جالندھر میں ہی ہے۔

جالندھر میں احمدیہ مسجد و مشن ہاؤس کیلئے کچھ رقبہ 2002 میں خریدا گیا اور کچھ 2006 میں خریدا گیا تھا ہے جو کہ پورے ضلع جالندھر میں پہلی مسجد و مشن ہاؤس کیلئے تھا مورخہ 12 نومبر 2006 کو احمدیہ مسجد جالندھر کا سنگ بنیاد مکرم محترم مولانا تنویر احمد صاحب خادم نائب ناظر اصلاح وارشاد قادیان نے دعا کے ساتھ رکھا ان کے بعد مکرم منگت علی صاحب صدر جماعت احمدیہ جالندھر اور پھر خاکسار محمد سلیم مبشر سرکل انچارج جالندھر کے بعد مکرم منور احمد صاحب جرمنی نے رکھا۔ اسی طرح موجود مبلغین معلمین وافراد جماعت نے بھی باری باری اینٹیں رکھیں اور آخر میں مکرم مولانا موصوف نے دعا کروائی جس کے بعد حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

اللہ تعالیٰ اس مسجد کو پورے علاقہ کیلئے امن اور جماعت احمدیہ کی ترقی کا باعث بنائے اور ہمیں مقبول خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ شریروں کے شر سے حفظ وامان میں رکھے اور بدخواہوں سے بچائے اور سعید روحوں کو قبول حق کی سعادت بخشے آمین۔ (سرکل انچارج جالندھر)

چنئی بک فیئر میں جماعت احمدیہ کا سٹال

سٹال میں تامل ناڈو کے وزیر اعلیٰ کی آمد پر قرآن مجید کا تحفہ پیش کیا گیا

ہندوستان کے جنوبی علاقہ میں واقع چنئی میں بڑے وسیع پیمانے پر The book sellers and publishers association of south India کی طرف سے 30 ویں بک فیئر کا انتظام کیا گیا تھا۔ اور یہ 10.1.07 سے لیکر 21.1.07 تک بارہ دن جاری رہا اور اس میں کل 430 سٹالز لگائے گئے۔ جس میں جماعت احمدیہ چنئی نے دو سٹالز لئے تھے۔ ہمارے سٹال میں انگریزی، اردو، تامل زبانوں میں مختلف کتب نیز مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم رکھے گئے تھے جسے دیکھ کر وزٹرز نے بہت تعجب کا اظہار فرمایا۔ قرآن کریم کا تامل، ملیالم، تلگو، انگریزی، ترجمہ لوگوں نے خریدا۔

ہمارے سٹال میں صوبہ تامل ناڈو کے چیف منسٹر کروناندھی تشریف لائے۔ ان کو ہماری طرف سے قرآن کریم اور دیگر جماعتی کتب کا تحفہ دیا گیا۔ نیز ہمارے سٹال میں اخباری نمائندے اور دیگر میڈیا والے بھی تشریف لائے۔ ان بارہ دنوں میں مبلغین کرام اور معلمین اور جماعت کے انصار۔ خدام۔ لجنہ نے بھی بڑے شوق سے ڈیوٹی دی اور آنے والوں کو تبلیغ بھی کی۔ سٹال کو تبلیغ کیلئے اس بک فیئر میں تقریباً 50000 روپے کی کتب فروخت ہوئی۔ الحمد للہ نیز سینکڑوں احباب کو تبلیغ کرنے کا موقع ملا۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ ہمارے سٹال میں قرآن کریم کا تامل ترجمہ، اسلامی اصول کی فلاسفی کا انگریزی اور تامل ترجمہ اور Where did Jesus die کا تامل ترجمہ اور انگریزی کتب زیادہ فروخت ہوئی۔ اس بک کے ذریعہ لاکھوں کی تعداد میں لوگوں کو جماعت احمدیہ کا تعارف حاصل ہوا۔ الحمد للہ۔

دوسری قابل ذکر بات یہ ہے کہ ہمارے سٹال سے کئی غیر مسلم احباب نے قرآن کریم کا تامل اور انگریزی ترجمہ خریدا اور اس کے ذریعہ کئی احباب کے پتہ جات بھی نوٹ کئے جن سے باقاعدہ برابر رابطہ رکھا جائے گا انشاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے کہ ان بارہ دنوں میں بک فیئر کئی لحاظ سے بابرکت ثابت ہوا۔ اور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا بہترین نتائج ظاہر فرمائے۔ (ایم بشارت احمد زونل امیر نارتھ زون)

ناصر آباد میں تقریب آمین

مورخہ 27.11.06 کو جماعت احمدیہ ناصر آباد کشمیر میں خاکسار کی زیر صدارت 24 بچوں کی تقریب آمین منعقد ہوئی تلاوت قرآن مجید مولوی ظفر اللہ صاحب معلم سلسلہ نے کی۔ محترم طاہر سریر نے نظم پڑھی پھر خاکسار اور محترم محمد اقبال صاحب پڈر سیکرٹری تعلیم القرآن نے قرآن مجید پڑھنے کی اہمیت و برکات اور آداب بیان کئے پھر خاکسار نے 24 بچوں کو قرآن مجید پڑھایا آخر پر بچوں میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو قرآن مجید کی برکات سے مستفیض فرمائے۔ (عبد السلام انور۔ ناصر آباد کشمیر)

تھراج میں تربیتی جلسہ

مورخہ 28.1.07 کو بعد نماز عشاء احمدیہ مسجد تھراج میں ایک تربیتی اجلاس رکھا گیا جس میں گاؤں تھراج کے انصار، خدام، لجنہ، ناصرات و اطفال بھی شامل ہوئے جلسہ کی صدارت مکرم انیس احمد خان صاحب سرکل انچارج تھراج موگا نے کی۔ عزیزم گلاب محمد صاحب کی تلاوت اور مکرم سادھو خان صاحب سیکرٹری مال کی نظم کے بعد خاکسار نے مجالس ذکر کا قیام اور اس کی فضائل و برکات اور عزیزم احسن نے ''خدا تعالیٰ کے نبی'' کے موضوع پر تقریر کی اور عزیزہ عائشہ انیس نے نظم پڑھی۔ آخر پر صدر اجلاس نے سامعین کو مالی قربانی کی طرف توجہ دلائی۔ اجتماعی دعا کے بعد اجلاس اختتام کو پہنچا۔ (بشیر محمد معلم سلسلہ سرکل موگا)

جمشید پور میں بک سٹال

رانچی میں بک سٹال کے بعد جمشید پور میں ایک بک فیئر 10 نومبر سے لیکر 19 نومبر تک لگا جس میں احمدیہ بک اسٹال مکرم محمد اشرف بھٹی معلم سلسلہ رانچی کی زیر نگرانی لگا مکرم صدر جماعت، سیکرٹری مال و دیگر انصار، خدام نیز مکرم مقصود عالم صاحب ایوبی معلم سلسلہ، مکرم فرزان احمد خان مبلغ انچارج جمشید پور نے بھی بک فیئر کو کامیاب بنانے میں پورا تعاون دیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بک اسٹال سے لاکھوں کی تعداد میں لوگوں تک احمدیت کا پیغام پہنچا۔ لٹریچر مفت میں تقسیم کئے گئے اور قیمتاً بھی لوگوں نے خریدے۔ اخبار وغیرہ میں بھی اس کی خوب تشہیر ہوئی۔ تبلیغ کا ماحول بنا رہا اور پیغام احمدیت لوگوں تک بآسانی پہنچا۔ اس طرح رانچی اور جمشید پور کا بک اسٹال تبلیغی لحاظ سے بہت ہی اچھا رہا۔ (امیر صوبائی جھارکھنڈ)

مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کی ڈائری

مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کی نومبر و دسمبر کی کارگزاری رپورٹ اختصار سے پیش ہے۔

۲ نومبر ۲۰۰۶ء کو بعد نماز مغرب وعشاء مسجد دارالانوار میں مشترکہ اجلاس کا انعقاد کیا گیا جس کی صدارت مہتمم صاحب مقامی نے کی اور مکرم مولوی عطاء اللہ نصرت صاحب ناظم تبلیغ نے 'خدام الاحمدیہ اور ہماری ذمہ داریاں' کے موضوع پر تقریر کی۔ اس شعبہ کے تحت نماز تہجد کا باجماعت انتظام کیا جاتا ہے۔

مورخہ 25 نومبر 2006ء کو خدام کے ساتھ میٹنگ کی گئی جس میں معتمد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ قادیان نے نماز کے فوائد پر روشنی ڈالی۔

ماہ نومبر میں ناظم صاحب تبلیغ نے سفر ایم پی کے موقعہ پر تقریباً 40 خدام میں مفت تبلیغی لٹریچر بانٹ کر نیز تبلیغی گفتگو کر کے پیغام حق پہنچایا۔

جلسہ سالانہ قادیان کے دوران خدام دن رات خدمت خلق میں مصروف رہے نظامت خدمت خلق میں مکرم مہتمم صاحب مقامی بطور نائب افسر خدمت خلق خدمت بجالاتے رہے آپ کے ساتھ بہت سے خدام نے بھی مہمانوں کی خدمت کی۔ نیز مختلف شعبوں میں خدام نے ڈیوٹیاں دیں۔

دوران ماہ چار وقار عمل کئے گئے جن میں سے ایک وقار عمل مشترکہ ایوان طاہر کے سامنے کیا گیا جلسہ سالانہ کے پیش نظر قادیان کو مزین کرنے کی کوشش کی گئی۔ ماہ نومبر میں والی بال کی ٹیم نے بمقام گورداسپور میں ایک ٹورنامنٹ میں حصہ لیکر پانچ ہزار روپے کا انعام جیتا اس کے علاوہ تفریح کے طور پر خدام کو ٹور و پکنک بھی کرایا گیا چنانچہ سات خدام ٹور کیلئے دھرمشالہ گئے نیز پکنک کیلئے ناظم صاحب صحت جسمانی کے ساتھ خدام بیاس گئے۔

شعبہ اشاعت کے تحت نومبر میں ایک فولڈر بموضوع ڈینگو شائع کیا گیا دسمبر میں ایک فولڈر جلسہ سالانہ قادیان کے تعلق سے شائع کیا گیا دونوں فولڈر موثر رہے اور خدام نے ان سے فائدہ اٹھایا۔ خدا تعالیٰ ہمارے نوجوانوں کو احسن رنگ میں خدمت کرنے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔

(پرویز عالم، ناظم شعبہ اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ قادیان)

سکندر آباد میں جلسہ سیرۃ النبی صلعم

مورخہ 3 دسمبر کو بعد نماز عصر مسجد نور میں جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد کیا گیا اس جلسہ کی صدارت محترم سلطان محمد الہ دین صاحب امیر جماعت احمدیہ سکندر آباد نے کی۔ تلاوت و نظم کے بعد خاکسار کے علاوہ محترم سلطان محمد الہ دین صاحب امیر جماعت احمدیہ سکندر آباد، عزیزم سفیان احمد طارق، عزیزم صمد احمد، عزیزم طلحہ نے آنحضرت ﷺ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ ناصرات الاحمدیہ سکندر آباد نے آنحضور ﷺ کی مدح میں ایک ترانہ پیش کیا۔ دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کثیر تعداد میں احباب و مستورات نے اس جلسہ میں شرکت کی۔ حاضرین جلسہ کیلئے شرینی اور چائے کا انتظام کیا گیا تھا۔

(پی ایم محمد رشید مبلغ سلسلہ سکندر آباد)

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز - کشمیر جیولرز
الیس اللہ بکاف عبدہ
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Phone No (S) 01872-224074
(M) 98147-58900
E-mail: jovrav-say@yahoo.co.in
Mfrs & Suppliers of
Gold and Silver
Diamond Jewellery
Shivala Chowk Qadian (India)

نتیجہ امتحان دینی نصاب نومبائعین بھارت

برائے سال 2006ء

نومبائعین کی تعلیم وتربیت کیلئے گذشتہ 2 سال سے بھارت کے طلباء وطالبات کے دینی نصاب کا امتحان نظارت اصلاح و ارشاد کے شعبہ تربیت نومبائعین کیطرف سے لیا جاتا ہے چنانچہ دینی نصاب کا امتحان 16 جولائی 2006ء کو لیا گیا اور اس سے قبل پورے ہندوستان میں امتحان کیلئے نصاب بھی بھجوایا گیا تھا۔ بفضلہٖ تعالیٰ امسال اس امتحان میں 5393 طلباء وطالبات شامل ہوئے جبکہ گذشتہ سال 2536 نومبائعین شامل ہوئے تھے امتحان میں پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء وطالبات کے اسماء بغرض دعا شائع کئے جارہے ہیں۔

پنجاب: سرکل (4) جماعتیں 63 تعداد امتحان دہندگان 473

گروپ A اول: سعیدہ بیگم برنالہ، عطیہ سلطانہ لدھیانہ دوئم: ثمن کوثر برنالہ۔ سوئم: احمد حسین برنالہ۔ سپیشل: بوٹا محمد، لورمیراں ہوشیار پور۔ گروپ B اول: صیف انور لدھیانہ۔ دوئم کیف انور لدھیانہ۔ سوئم: زکیہ فردوس لدھیانہ۔

راجستھان: سرکل (۲) جماعتیں 44 تعداد امتحان دہندگان 548

گروپ A: اول مکرم گھسیٹہ خان صاحب سونکھ۔ دوئم مکرم ارمان خان کنتھری۔ سوم علی حسین پروا۔ د چتورہ۔ گروپ B اول: سارک خان رام گڑھ۔ پچوارا۔ حافظ خان رام گڑھ۔ دوم۔ عزیزہ جینا بانو رام گڑھ۔ سوم افسانہ بانو۔ رام گڑھ

گجرات: سرکل (۳) جماعتیں 14 تعداد امتحان دہندگان 80

گروپ B: اول: عزیزہ افسانہ بانو نانی کیشول۔ دوئم عزیز یٰسین بھائی بھراڑا۔ سوم: عزیزم ندیم رنگولا۔ سپیشل: ظہیر خان ورسنہ۔ سلام بھائی دلیورا۔ سراج بھائی بھراڑا۔

ہریانہ: سرکل (2) جماعتیں 11 تعداد امتحان دہندگان 130

گروپ A:: اول: آزاد خان بسئی۔ دوئم سمیع خان بسئی۔ دوئم انجمن صاحبہ بسئی۔ سوئم حب النساء بسئی۔

گروپ B:: اوّل عزیزہ فرزانہ دنود۔ عزیزم الیاس بھٹی دنود۔ دوئم عزیزہ شہناز بیگم دنود۔ سوئم عزیزہ پروین دنود۔

مہاراشٹر: سرکل (5) جماعتیں 27 تعداد امتحان دہندگان 264

گروپ A:: اول: مکرم امام خاں پٹھان کھڈکی۔ دوئم۔ شیخ نظام سرکال بٹہ۔ سوئم۔ شیخ محمود محبوب سرکال بٹہ مکرم شیخ شکیل صاحب بٹن۔ گروپ B:: اوّل عزیزہ ثناء بانو پٹن۔ عزیز سلمان خاں کھڈکی۔ دوئم عزیز شیخ اسمٰعیل کولانڈی۔ سوئم عزیزہ پروین بی ڈونگر گاؤں۔ سپیشل عزیز ثمینہ شیخ سانگوی کائی۔

کرناٹک: سرکل (3) جماعتیں 43 تعداد امتحان دہندگان 654

گروپ A: اوّل مولا علی کومال۔ دوم بیگم بی صاحبہ ہبال۔ سوم رُخسانہ صاحبہ نندی بیور۔ گروپ B: اوّل عزیزہ رشیدہ دی کے شیلگرہ۔ دوم عزیزہ فاطمہ دی کے شیلگرہ۔ سوم عزیزہ پروین دی کے شیلگرہ۔ سوم عزیزم شمشاد دی کے شیلگرہ۔

بنگال: سرکل (1) جماعتیں 33 تعداد امتحان دہندگان 273

گروپ A: اول مکرم مقبول اسلام شریں رام پور۔ دوم غلام احمد مصطفیٰ شریں رام پور۔ سوم مکرم عصمت علی پلیا۔

گروپ B:: اوّل عزیزم ہمایوں کبیر جورن کرڈی۔ عزیزہ وحیدہ نسرین رائے گرام۔ دوم عزیزہ شبنم فردوس بہرام پور۔ سوم عزیز بدی شیخ جورن کرڈی۔

آسام: سرکل (1) جماعتیں 9 تعداد امتحان دہندگان 93

گروپ A:: اوّل مکرم جہانگیر عالم صاحب۔ ابھیاپوری۔ دوم مکرمہ عطیہ نور صاحبہ ابھیاپوری۔ سوم: مکرم اشرف الاسلام صاحب ابھیاپوری۔ سپیشل: مکرم جہانگیر صاحب ابھیاپوری۔ مکرمہ بلقیس اختر صاحبہ ٹاپاجلی۔

گروپ B:: اوّل: عزیزم عبدالرشید شیڈابانی۔ دوئم: عزیزہ حسینہ خاتون شیڈابانی۔ سوم عزیزہ بہاۃ النساء سندر پور۔ سپیشل: امینہ خاتون سندر پور۔ عزیز ظہیر الاسلام کونی ماری۔

چھتیس گڑھ: سرکل (1) جماعتیں 4 تعداد امتحان دہندگان 17

گروپ A: اوّل مکرم سلطان احمد صاحب پنڈری پانی۔ دوم مکرم عبدالسلیمان صاحب پنڈری پانی۔ سوم: مکرمہ عائشہ بیگم صاحبہ بر پلاڈیہ۔ گروپ B: اوّل عزیز نور احمد بر پلاڈیہ۔ دوئم عزیزہ ناہید اختر پنڈری پانی۔ سوم: عزیزہ ذبیحہ پروین پنڈری پانی۔

اڑیسہ: سرکل (1) جماعتیں 5 تعداد امتحان دہندگان 28

گروپ A: اوّل مکرمہ آمنہ بیگم صاحبہ پائی والسہ۔ دوئم: مکرمہ ثمینہ بیگم صاحبہ ورگول۔ سوم: مکرمہ ظہرہ بانو صاحبہ ببیر منڈگم۔ گروپ B: اوّل عزیز شیخ الہ دین۔ دوئم عزیزہ رشن بیگم۔ سوم: عزیزہ غوری بی بی پائی والسہ۔ عزیز پٹھان پانشاہ پائی والسہ۔ مدھیہ پردیش: سرکل (1) جماعتیں 15 تعداد امتحان دہندگان 178 گروپ A: اوّل مکرمہ افسانہ بانو صاحبہ سوندھا۔ دوئم: مکرم بھورے خان صاحب سوندھا۔ سوم مکرمہ شازی بانو صاحبہ چتستھر۔

گروپ B: اوّل عزیزہ رخسانہ بانو مدی ماتا۔ دوئم عزیز یونس خاں مدی ماتا۔ سوم: عزیز غلفان خان مدی ماتا۔

آندھرا پردیش: سرکل (7) جماعتیں 70 تعداد امتحان دہندگان 786

گروپ A: اوّل مکرم منجو شاہ صاحب ونگلہ پوری۔ مکرمہ نور جہاں بیگم کریم ویلا۔ دوئم: مکرم ولی احمد صاحب کریم ویلا۔ مکرم ڈالو کریم ویلا۔ مکرم این مولا علی کریم ویلا۔ سوم: مکرمہ منی بیگم صاحبہ کونڈور۔ گروپ B: اوّل عزیز شیخ کریم کوتھ پلی۔ دوئم عزیزہ نور جہاں بیگم کریم ویلا۔ عزیز شیخ باجی بھودا کوتھ پلی۔ سوم: عزیزہ حلیم النساء ونگلہ پوی۔

بہار: سرکل (3) جماعتیں 13 تعداد امتحان دہندگان 85

گروپ A: اوّل مکرم منور حسین دوبولیا۔ دوم محمد اشرف بڑی تکیہ گیا۔ سوم: ریحانہ خاتون بڑی تکیہ گیا۔ مکرمہ سکینہ خاتون صاحبہ بکوچیاں۔

گروپ B: اوّل عزیزم پرویز عالم بکسو بگھا گیا۔ دوم: عزیزم عاصف علی بکوچیاں۔ سوم عزیز محمد ہارون عالم بکوچیاں۔ عزیزہ رخسانہ بڑی تکیہ گیا۔

اتر پردیش: سرکل (9) جماعتیں 86 تعداد امتحان دہندگان 1701

گروپ A: اوّل مکرمہ حسینہ صاحبہ بکریا سیتاپور۔ مکرمہ زینب بانو دھیر بریلی۔ دوئم: فرمان علی ولی پور فیروز آباد۔ انجم بانو بم ھورا بریلی۔

گروپ B: اول: عزیزہ روبینہ صالح نگر۔ عزیزم محمد سمیر ریلوے کولونی سیتاپور۔ سوم: عزیزم محمد آمین کٹرا پنکی بریلی۔

ہماچل: تعداد امتحان دہندگان 47

گروپ A: مکرم رفیق محمد ولد مکرم صرف دین صاحب کاٹھل۔ دوم مکرمہ سشمہ بی بی بنت محمد اسماعیل ننگلی۔ سوئم فرصف صاحبہ بنت شادی خان ٹھٹھل۔ ❀❀❀

آپ کے خطوط: ....

عراق جل رہا ہے

دنیا خاموش کیوں ہے ؟

جب سے امریکہ نے عراق میں اپنے قدم جمائے ہیں تب سے لیکر اب تک کوئی ایسا دن نہیں گزرا جبکہ عراق کے معصوم شہریوں کا خون نہ بہا ہو۔ املاک واسباب تباہ وبرباد نہ ہوئے ہوں عراقی عوام کا سکون وچین چھن گیا ہے بلاناغہ قتل وغارت کا سلسلہ جاری ہے اس میں دن بدن تیزی ہی آرہی ہے کمی نہیں۔ گزشتہ دنوں 4 فروری کو ڈیڑھ صد افراد مارے گئے اور ساڑھے تین صد زخمی ہوئے حالات انتہائی کشیدہ ہیں۔ امریکہ آئے دن عراق کے مسائل کو لیکر نئی تجویز پیش کرتا ہے نئے تجربات کرتا ہے۔ امریکہ میں کسی کی بھی حکومت ہو وہ اپنی افواج کی امداد اور ان کی حفاظت کے لحاظ سے کبھی پہلوتہی نہیں کرسکتی یہی وجہ ہے کہ عراقی مسئلہ پر بظاہر امریکی کانگریس اور ڈیموکریٹک پارٹی میں تضاد نظر آتا ہے۔ حال ہی میں بی بی سی کی خبر کے مطابق اگرچہ بظاہر ڈیموکریٹک پارٹی صدر بش کی عراقی پالیسی پر اپنی ناراضگی کا اظہار کرتی رہتی ہے لیکن وہ اپنی افواج کی امداد کے لئے جبکہ وہ میدان جنگ میں کسی بھی ملک میں ہوں خواہ وہ کسی بھی صورت میں وہاں گئی ہوں حمایت کرنے کو تیار نظر آتی ہے۔ امریکہ عراق اور افغانستان میں اپنی فوج کی طاقت کو بڑھانا چاہتا ہے تو ڈیموکریٹک پارٹی اس سلسلے میں اس کے ساتھ نظر آتی ہے۔ اسی طرح مغربی اقوام خاص کر بڑی طاقتیں بڑی ہوشیاری سے اس سلسلے میں کام کرتی نظر آتی ہیں۔ عرب دنیا اور دنیائے اسلام کو خوش کرنے کی غرض سے کبھی عراق کے حق میں یہ اقوام آواز بلند کرتی نظر آتی ہیں لیکن عین وقت پر یہ سب ایک ہوجاتے ہیں جیسا کہ عراق پر جنگ مسلط کرنے کے مسئلہ پر سب خاموش ہوگئے اور امریکہ اپنی من مانی سے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

اس وقت عراق جل رہا ہے روزانہ معصوم عراقی نوجوانوں، بوڑھوں، عورتوں بچوں کا جنازہ ساری دنیا میڈیا کے ذریعہ نکلتا دیکھتی ہے۔ کیڑے مکوڑوں کی طرح معصوم شہری مارے جارہے ہیں اور کوئی پرسان حال نہیں ہے۔ امریکی بمباری، توپوں اور گولیوں کی بوچھاڑ نے ان کا امن وچین چھین لیا ہے۔

ان حالات میں تمام دنیا کے ممالک کا فرض بنتا ہے کہ وہ عراق کی ہر لحاظ سے مدد کریں اور انہیں ان سخت مشکل حالات سے نکالیں۔ کیا بگاڑا ہے عراق نے امریکہ کا؟ کون ہے جو دلوں میں نفرت کے بیج بو رہا ہے۔ کون ہے جو شیعہ سنی فسادات کی آگ بھڑکا رہا ہے؟ کیا فلسطین میں جو کچھ ہورہا ہے وہ صحیح ہے؟ کیوں اسرائیل کے بارے میں امریکہ خاموش ہے؟ عراق میں اندرونی خلفشار پیدا کرنے میں کس کا ہاتھ ہے؟ اللہ دنیا کو حق کا ساتھ دینے اور جہاں کہیں بھی نوع انسان پر ظلم وستم ہورہا ہے اس کے خلاف آواز اٹھانے کی توفیق دے۔ انسانیت زندہ باد

مجھے بیر ہرگز نہیں ہے کسی سے
میں دنیا میں سب کا بھلا چاہتا ہوں

(محمد یوسف انور قادیان)

ہماری بقاہے نظامِ خلافت

خدا کی عطا ہے نظامِ خلافت
صراطِ ہدیٰ ہے نظامِ خلافت
ہوں تاریکیاں دُور جس سے جہاں میں
وہ شمسُ الضحیٰ ہے نظامِ خلافت
پرویا ہے بکھرے ہوؤں کو لڑی میں
ہماری بقا ہے نظامِ خلافت
جو تھامے گا مضبوط رسی خدا کی
اسی کا عصا ہے نظامِ خلافت
ہر ایک ابتلا میں جو ثابت قدم ہو
تو پھر رہنما ہے نظامِ خلافت
کرے جو عہد اس سے تادم وفا کا
مجسم وفا ہے نظامِ خلافت
دلوں کے اندھیرے اجالوں میں بدلے
ضیاء ہی ضیاء ہے نظامِ خلافت
جو منکر ہیں اس کے نہیں علم ان کو
کہ نورِ خدا ہے نظامِ خلافت
عطا کر اطاعت کی توفیق مولا
کہ سب سے سوا ہے نظامِ خلافت

(خلیق بن فائق گورداسپوری)

درخواست دُعا

◆ عزیزہ امۃ الرحیم صاحب بنکی اڑیسہ نیک صالح اولاد اور اپنے خاوند کے کاروبار میں برکت نیز صحت و سلامتی والی درازی عمر کیلئے دُعا کی درخواست کرتی ہیں۔ (منیجر)

◆ . خاکسار کی صحت وتندرستی کاروبار میں ترقی اور بابرکت ہونے اور جملہ پریشانیوں کے ازالہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ایس ناصر احمد گیا)

◆ جملہ مبلغین معلمین اور داعیان الی اللہ اور خدمت دین بجالانے والوں کی صحت وتندرستی و درازی عمر اور مقبول خدمات بجالانے کی توفیق پانے اور ہر جگہ سربلندی اور سرفرازی کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر دوصد روپے۔ (محمد حبیب اللہ ریٹائرڈ ٹیچر، ہسری، لوہرڈاگہ، جھارکھنڈ)

عزیزہ اروناگلزار بنت مکرم گلزار احمد صاحب شیخ ناصر آباد کشمیر کا گزشتہ سال اپینڈس کا اپریشن ہوا تھا اب سر میں بہت زیادہ تکلیف ہورہی ہے۔ آنکھوں کی بینائی میں بھی فرق آرہا ہے۔ بچی کی شفائے کاملہ اور صحت وتندرستی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر -/Rs.100 . (مبارک احمد شاد مبلغ شملہ، ہماچل)

ولادت

❁ اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو مورخہ 22.1.07 کو لڑکا عطا فرمایا ہے نومولود تحریک وقف نو میں شامل ہے اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''جمیل احمد'' نام تجویز فرمایا ہے نومولود کی صحت وتندرستی درازی عمر صالح اور خادم دین بننے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ نومولود مکرم محمد منصور احمد صاحب آف حیدرآباد کا پوتا اور مکرم محمد ابراہیم خان صاحب آف قادیان کا نواسہ ہے۔ اسی طرح والد صاحب اور والدہ صاحبہ کی صحت وتندرستی نیز پریشانیوں کے ازالہ کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر 100 روپے۔ (محمد انور احمد انسپکٹر وصایا قادیان)

❁ خاکسار کے بیٹے محمد شکور صادق معلم سلسلہ شولاپور کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 26 نومبر 2006ء بروز اتوار کو ایک بیٹی کے بعد پہلے بیٹے سے نوازا ہے بچہ کا نام حضور انور نے محمد طلحہ تجویز فرمایا ہے دونوں بچے وقف نو میں شامل ہیں۔ والدین کی صحت وسلامتی نیز بچہ کے نیک خادم دین بننے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر ایک صد روپے۔ (دھنی خان جماعت احمدیہ کیرنگ اڑیسہ)

:: خریداران رسالہ انصار اللہ متوجہ ہوں ::

جملہ خریداران رسالہ ''انصار اللہ'' قادیان سے گزارش ہے کہ اپنے اپنے حسابات چیک کرلیں اور جن احباب کے ذمہ رسالہ کا چندہ باقی ہے جلد از جلد اپنے بقایات جات کی ادائیگی کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔

(نگران رسالہ دفتر انصار اللہ بھارت)

بقیہ خلاصہ خطبہ از صفحہ اول

ہے۔ اور قرآن کریم کی اصطلاح میں اللہ تعالیٰ رحیم اس لئے کہلاتا ہے کہ وہ دعاؤں کو قبول فرما کر آفات وبلاؤں اور تضیع اعمال سے محفوظ رکھتا ہے اور ہر طرح کی خیر و برکت سے نوازتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ کے شروع میں الرحیم سے متعلق بعض پرانے مفسرین کی تفاسیر کا ذکر فرمایا اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تفسیر کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ رحیمیت اپنے فیضان کے لئے موجود ذوالعقل کے منہ سے نیستی کا اقرار چاہتی ہے اور صرف نوع انسان سے تعلق رکھتی ہے یعنی عاجزی اور انکساری بڑھانے اور دعا اور تضرع کی طرف توجہ کرنے، تکبر اور غرور کو اپنے اندر سے نکال دینے سے اس صفت سے حصہ ملتا ہے تب ہی الرحیم خدا نیک عملوں کی نیک جزا دیتا ہے اور کسی کے عمل کو ضائع نہیں کرتا۔ یہ فیض نوع انسان کی تکمیل اور انسانی فطرت کو اعلیٰ مقام عطا کرنے کے لئے خاص ہے۔ رحیمیت تب تک حاصل نہیں ہوتی جب تک کہ اعمال صالحہ بجا نہ لائے جائیں اور ریاء چھوڑ کر طہارت قلب حاصل نہ ہو جائے اور یہ چیز اس وقت تک حاصل نہیں ہوتی جب تک انسان ایک موت کو قبول نہ کر لے پس مبارک ہیں وہ لوگ جن کو ان نعمتوں سے حصہ ملا۔ وہی اصل انسان ہیں اور باقی لوگ تو چوپایوں کی طرح ہیں۔

فرمایا: اس زمانہ میں ہم پر اللہ تعالیٰ کا یہ احسان ہے کہ اس نے ہمیں زمانے کے مامور کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی اور دوسرے لوگ خدا کی اس صفت رحیمیت سے انکاری ہیں۔ پس اس زمانہ میں ایک احمدی کو رحیم خدا کی رحیمیت سے حصہ لینے کے لئے اس طرح سوچنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رحمانیت کے صدقے ہمیں احمدیت کی نعمت عطا فرمائی۔ اب ان فضلوں اور نعمتوں کا تقاضہ یہ ہے کہ ہم خدا کے شکر گزار بندے بنیں اور اس کے فضلوں کو دیکھیں جو ہم پر نازل ہوئے اور پھر ہمیں اس نے بخشش کا راستہ دکھایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یاد رکھو رحیم خدا کی رحیمیت کو حاصل کرنے کے لئے استغفار بہت ضروری ہے اسی لئے قرآن کریم میں اکثر جگہوں پر صفت رحیم کے ساتھ صفت غفور کو بھی بیان فرمایا گیا ہے جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ ہماری پردہ پوشی فرماتا ہے۔ اور اعمال صالحہ بجالانے والوں کو رحیمیت پردۂ مغفرت میں ڈھانپ لیتی ہے ہاں شرط یہ ہے کہ انسان برائیوں پر اصرار نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْ بَعْدِهٖ وَ اَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

ترجمہ: (تمہارے لئے) تمہارے رب نے اپنے اوپر رحمت فرض کر دی ہے (یعنی) یہ کہ تم میں سے جو کوئی جہالت سے بدی کا ارتکاب کرے پھر اسکے بعد توبہ کر لے اور اصلاح کر لے تو (یاد رکھے کہ) وہ (یعنی اللہ) یقیناً بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

رحیم کی رحمت کو حاصل کرنے کے لئے دعا ایک ضروری امر ہے۔ غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ قانون قدرت کا تعلق ہمیشہ دعا سے ہے دیکھو جب ایک بچہ دودھ کے لئے چلاتا ہے تو ماں کے پستان میں دودھ جوش مار کر آجاتا ہے بعض دفعہ دیکھا گیا ہے کہ مائیں دودھ کو محسوس بھی نہیں کرتیں مگر بچے کی چلاہٹ ہے کہ دودھ کو کھینچ لاتی ہے۔ پس مانگتے جاؤ ملتا جائے گا یہی اُدْعُونِی اَسْتَجِبْ لَکُمْ میں بیان ہوا ہے اور یہ کوئی لفاظی نہیں ہے۔ کیا ہماری چیخیں جو اللہ کے حضور ہوں کچھ بھی کھینچ کر نہیں لاسکتیں۔ پس ان نعمتوں کا تقاضہ یہ ہے جو صفت رحمانیت کے تحت اللہ تعالیٰ نے ہمیں دی ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کی صفت رحیمیت کے تحت ان کو مزید جاری رکھنے کے لئے اس کے حضور دعائیں کریں۔ عبادت اور اعمال صالحہ بجالائیں۔ دعاؤں کی طرف توجہ دیں۔ دعا کرنا انسانی فطرت کا ایک خاصہ ہے اگر انسان جو کہ صفت رحیمیت سے فیض نہیں اٹھاتا تو وہ جانوروں اور دیگر جمادات کی طرح ہے۔ پس یہی وجہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام ہمیشہ اپنی اپنی امتوں کو دعا مانگنے کی تلقین فرماتے آئے ہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو صفت رحیمیت کا فہم و ادراک حاصل کرنے اور اس کو اپنے اوپر لاگو کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ❁

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
اَلیسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبدَہٗ
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
اَلیسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبدَہٗ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
احمدی احباب کیلئے خاص
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

''متعہ اور مودودی'' خُوئے بدرا بہانہ بسیار

مودودی صاحب کی کتاب الحیل کا ایک ورق

ذہنی آوارگی (Sexual Fantasy) کو بنیاد بنا کر فقہی مسائل کے استخراج کی ایک نادر مثال

پاکستان کی جماعت اسلامی کے بانی تحریر فرماتے ہیں:

'' انسان کو بسا اوقات ایسے حالات سے سابقہ پیش آجاتا ہے جس میں نکاح ممکن نہیں ہوتا اور وہ زنا یا متعہ میں سے کسی کو اختیار کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ ایسے حالات میں زنا کی نسبت متعہ کر لینا بہتر ہے۔ مثلاً:

'فرض کیجئے کہ ایک جہاز سمندر میں ٹوٹ جاتا ہے اور ایک مرد عورت تختے پر بیٹھے ہوئے ایک سنسان جزیرہ میں جا پہنچتے ہیں جہاں کوئی آبادی موجود نہ ہو۔ وہ ایک ساتھ رہنے پر مجبور ہیں اور شرعی شرائط کے مطابق ان کے درمیان نکاح بھی ممکن نہیں ہے۔ ایسی حالت میں ان کے لئے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ باہم خود ہی ایجاب و قبول کر کے اس وقت تک کے لئے عارضی نکاح کر لیں جب تک آبادی میں نہ پہنچ جائیں۔

کم و بیش ایسی ہی اضطراری صُورتیں اور بھی ہو سکتی ہیں۔ متعہ اسی طرح کی اضطراری حالتوں کے لئے ہے۔ یہ جوازِ مجامعت اضطرار اور ابدی حرمت کے خلاف نہیں ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت شدہ ہے۔ بالکل اسی طرح جیسے مُردار کو بحالتِ اضطرار کھا لینا اس ابدی حرمت کے خلاف نہیں جو قرآن سے ثابت ہے۔

(ترجمان القرآن جلد 14، نمبر 6، اگست 1955)

''احمدیوں کے گروہ میں اس قدر اضافہ ہو چکا ہے اور ہو رہا ہے جس کے تصور سے ہمارے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں''

'' ملک کے اندر ماضی میں تمام مکاتیبِ فکر کے نزدیک '' قادیانی'' قابلِ نفرین تھے۔ لیکن جب سے ان لوگوں کو اقلیت قرار دے دیا گیا ہے وہ لوگ تو مظلوم بن گئے جبکہ شیعہ سُنی جھگڑوں نے ایسی شکل اختیار کر لی کہ آج تک سچے جھوٹے یا ظالم و مظلوم کی شناخت نہیں ہو سکی...... مسلمان فرقوں کی طرف سے ایک دوسرے کو کافر قرار دیئے جانے کے فتووں سے سب سے زیادہ فائدہ قادیانیوں نے اٹھایا ہے...... پاکستان میں احمدی تحریک شاید صدیوں میں اتنی کامیابیاں حاصل نہ کرتی جو گزشتہ چند سالوں میں حاصل کی جا چکی ہے۔ یہ چند سال پہلے کی بات ہے کہ مرزا ناصر احمد کے انتقال کے بعد احمدیوں نے مرزا طاہر احمد کو جماعت احمدیہ کا خلیفہ بنایا۔ احمدیوں کو ذوالفقار علی بھٹو کے عہد میں غیر مسلم قرار دیا گیا تھا تو یہ لوگ ربوہ کی حد تک سرگرم نظر آتے تھے اور ملک کے دیگر علاقوں میں اِکا دُکا۔ جنرل ضیاء الحق کے عہد میں ایک عالمِ دین اسلم قریشی کے اغوا کا واقعہ سامنے آیا تو کئی علاقوں میں خُون ریزی ہوئی۔ احمدیوں کو شکایت تھی کہ پاکستان میں ان کی جان و مال اور عزت و آبرو کی حفاظت نہیں کی گئی ایسی ہی شکایت ساتھ لیکر جماعت احمدیہ کے سربراہ مرزا طاہر احمد بیرونِ ملک چلے گئے۔ مرزا طاہر احمد کے فرار کے بعد مولانا اسلم قریشی کے اغوا کے ڈرامے کا انجام سامنے آیا تو عام لوگ حیرت زدہ رہ گئے۔ موصوف نے برآمدگی کے بعد اپنی گم شدگی کی جو کہانی سنائی اُس نے قادیانیوں کو تمام الزامات سے پاک کر دیا۔ آئین میں ترمیم کر کے ان پر تبلیغ کے تمام دروازے بند کر دیئے لیکن آج تک ان قوانین کو جس انداز میں استعمال کیا گیا اس کے باعث قادیانی پوری دنیا میں اپنے آپ کو مظلوم ثابت کرنے میں کامیاب ہو چکے ہیں...... جماعت احمدیہ کے سربراہ مرزا طاہر احمد بہت زیرک اور شاطر کردار ہیں۔ ریکارڈ گواہ ہے کہ موصوف جب پاکستان میں تھے تو پوری دنیا میں احمدیوں کے چند سنٹر کام کر رہے تھے آج ربوہ سے باہر نہ نکلنے والا یہ کردار پوری دنیا میں اڑ رہا ہے اور یہ قادیانیوں کا دعویٰ ہے کہ دنیا کے ہر ملک کے اندر قادیانیوں کی تھوڑی بہت تعداد پائی جاتی ہے اور دنیا کی اکثر حکومتیں قادیانیوں کے لئے پناہ گاہوں کا اہتمام کرتی ہیں...... ایک طرف مسلمان علماء فرقہ پرستی کی دلدل میں پھنسے ہوئے ہیں دوسری طرف قادیانی اپنی تبلیغ اور محبت کا طرزِ عمل اپنا کر عام مسلمانوں کو اپنا گرویدہ بنا رہے ہیں ایک زمانہ میں قادیانی ربوہ میں ریڈیو سٹیشن قائم کرنا چاہتے تھے لیکن آج یہ حالت ہے کہ جماعت احمدیہ کے سربراہ دنیا بھر کے ذرائع ابلاغ سے استفادہ کر رہے ہیں۔ پاکستان میں یہ جماعت انتہائی منظم انداز میں اپنا نقطۂ نظر پیش کر رہی ہے۔ پاکستان کے اندر احمدیوں کی تمام عبادت گاہوں میں مرزا طاہر احمد کا خطاب ڈش انٹینا کے ذریعے براہ راست دکھایا اور سنایا جاتا ہے۔ احمدی نوجوان خواتین لڑکیاں اور بزرگ اپنے تعلقات یا دوستی کی آڑ میں مسلمان نوجوانوں کو اپنی عبادت گاہوں پر لے جاتے ہیں جہاں ان کے ناپختہ ذہنوں پر مرزا طاہر احمد کا اندازِ خطابت اپنے رنگ میں جادو کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بہت سے نوجوان احمدیت کی طرف راغب ہو چکے ہیں اور نوجوانوں کی اکثریت کے ذہنوں میں احمدیوں کے بارہ میں نرم گوشہ پایا جاتا ہے...... اس طرح احمدیوں کے گروہ میں اس قدر اضافہ ہو چکا ہے جس کے تصور سے ہمارے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔''

(متزہ نقوی صاحبہ، ہفت روزہ '' میڈیا'' لاہور 16، نومبر 1994) (مرسلہ: سید فہیم احمد، مبلغ سلسلہ گنگٹوک)

''تحفظ ختم نبوت کی تحریک چلانا مضحکہ خیز حد تک بے معنیٰ ہے''

مولانا وحید الدین خان صدر اسلامی مرکز'' الرسالہ'' لکھتے ہیں :

'' موجودہ زمانہ کے مسلمان نہایت جوش و خروش کے ساتھ '' تحفظ ختم نبوت'' کی تحریک چلاتے ہیں۔ مگر اس قسم کی تحریکیں مضحکہ خیز حد تک بے معنیٰ ہیں۔ ختم نبوت کے تحفظ کی ذمہ داری تو خود اللہ نے لے رکھی ہے پھر مسلمان اس میں کیا رول ادا کر سکتے ہیں؟۔ اس قسم کی تحریک اتنا ہی بے معنی ہے جتنا کہ شمس و قمر کے تحفظ کی تحریک چلانا۔''

(''اَلرِّسَالَة'' نظام الدین، ویسٹ مارکیٹ، نئی دہلی 13، مارچ 2003 صفحہ 42)

''سعودی عرب میں قادیانیوں پر زیادتی کا الزام''

'' نیویارک-25 جنوری، امریکہ سے سرگرم حقوق انسانی کی ایک تنظیم کا کہنا ہے کہ سعودی عرب کی حکومت مذہبی عقیدے کی بنیاد پر قادیانیوں کو گرفتار کر کے ملک بدر کر رہی ہے اور مطالبہ کیا کہ یہ کاروائی بند کی جائے۔ ہیومن رائٹس واچ نامی تنظیم نے سعودی عرب کے شاہ عبداللہ کو لکھے گئے خط میں کہا ہے کہ سعودی حکومت نے قادیانی فرقے سے تعلق رکھنے والے 56 غیر سعودی شہریوں کو گرفتار کر لیا ہے ان میں نوزائیدہ اور کم عمر بچے بھی شامل ہیں۔ ہیومن رائٹس واچ کا کہنا ہے کہ قادیانی فرقے سے تعلق رکھنے والے بہت معمولی تعداد میں سعودی عرب میں ملازمت کی وجہ سے مقیم ہیں ان میں سے بیشتر کا تعلق ہندوستان اور پاکستان سے ہے۔ تنظیم نے مطالبہ کیا ہے کہ حکومت تمام قیدیوں کو رہا کرے۔ انہیں ملک بدر کرنے کی مہم بند کرے اور جنہیں واپس بھیج دیا گیا ہے انہیں دوبارہ آنے کی اجازت دی جائے۔ انہوں نے مزید کہا کہ سعودی حکومت کو تمام فرقوں کی مذہبی آزادی کا احترام کرنا چاہئے۔'' (روزنامہ '' سالار'' بنگلور، 26 جنوری 2007) (مرسلہ: محمد کلیم خان مبلغ بنگلور، کرناٹک)

نپولین نے اسلام قبول کر لیا تھا

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

'' نپولین کی بابت لکھا ہے کہ وہ مسلمان تھا اور کہا کرتا تھا کہ اسلام بہت سیدھا سادہ مذہب ہے۔ اس نے تثلیث کی تکذیب کی۔'' (ملفوظات جلد سوم صفحہ 85-84)

مولانا ابوالکلام آزاد کتاب' جامع الشواہد' جو پہلی بار مئی 1960ء میں بَیری آرٹ پریس دہلی سے شائع ہوئی اس میں تحریر کرتے ہیں:

'' مناسب مقام پر ایک واقعہ یاد آگیا جب نپولین بوناپارٹ نے مصر پر حملہ کر کے فتح کر لیا اور ڈھائی برس تک فرانسیسیوں کا قبضہ رہا تھا تو خود نپولین اور اکثر افسرانِ فوج نے علانیہ جامع ازہر میں اسلام قبول کر لیا تھا جمعہ کی نماز میں شریک ہوتے تھے اور اسلامی نام بھی اختیار کر لئے تھے۔''

(جامع الشواہد صفحہ 65) (مرسلہ: امۃ السلام طاہرہ، جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ بنگلور)

شریف جیولرز ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-476214750 فون ریلوے روڈ
00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
اَلصَّلوٰةُ هِیَ الدُّعَآء
(نماز ہی دعا ہے)
منجانب
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
کاشف جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
فون 047-6213649
گولبازار ربوہ
047-6215747

بقیہ اداریہ از صفحہ نمبر: 2

پھر ایک جگہ نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

''وہ لوگ جنہوں نے خود کو اللہ کی عبادت میں وقف کر رکھا ہے ان کو کچھ نہ کہنا اور جس چیز کو وہ مقدس سمجھتے ہیں اس کو بھی کچھ نہ کہنا اور پھلدار درخت کو نہ کاٹنا اور نہ کسی آبادی کو ویران کرنا۔'' (مؤطا امام مالک)

اب ملاحظہ فرمایئے کہ جنگی قیدیوں کے متعلق قرآن مجید کیا فرماتا ہے۔ فرمایا:

مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗۤ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِى الْاَرْضِ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ (الانفال:68)

ترجمہ: کسی نبی کیلئے جائز نہیں کہ زمین میں خونریز جنگ کئے بغیر قیدی بنائے تم دنیا کی متاع چاہتے ہو جبکہ اللہ آخرت پسند کرتا ہے اور اللہ کامل غلبہ والا اور بہت حکمت والا ہے۔

پھر فرمایا: فَاِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ فَاِمَّا مَنًّاۢ بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا (محمدؐ:5)

یعنی جب تمہاری ان لوگوں سے جنگ ہو جنہوں نے کفر کیا ہے تو خوب ڈٹ کر مقابلہ کرو یہاں تک کہ جب خونریز جنگ ہو جائے تو جنگی قیدیوں کو گرفت میں لے لو اور پھر یا تو احسان کرتے ہوئے ان کو چھوڑ دو یا پھر فدیہ لے کر چھوڑ دو۔

لڑائی کے دوران آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سختی سے حکم تھا کہ لوٹ مار اور غارت گری نہیں کرنی۔ مشہور حدیث کی کتاب ابوداؤد میں ایک روایت اس طرح بیان ہوئی ہے کہ ایک جنگ کے موقع پر صحابہ کرام کو سخت بھوک لگی کھانے کیلئے کچھ نہ تھا اس پر انہوں نے ایک بکریوں کے گلہ میں سے چند بکریاں پکڑ لیں اور انہیں ذبح کر کے پکانا شروع کر دیا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ کو اس واقعہ کا علم ہوا تو آپ نے آتے ہی اپنی کمان سے اُبلتی ہوئی ہنڈیوں کو الٹا دیا اور غصہ میں گوشت کے ٹکڑوں کو زمین پر مسلنا شروع کر دیا اور فرمایا لوٹ کا مال حرام ہے۔

قرآن مجید کی بیان کردہ دفاعی جنگوں میں ایک بات خاص طور پر نوٹ کرنے کے قابل ہے کہ قرآن مجید معاہدات کی پابندی کرنے کی بڑی سختی سے تاکید فرماتا ہے۔ فرمایا:-

اِلَّا الَّذِيْنَ عَاهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ثُمَّ لَمْ يَنْقُصُوْكُمْ شَيْـًٔا وَّلَمْ يُظَاهِرُوْا عَلَيْكُمْ اَحَدًا فَاَتِمُّوْۤا اِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ اِلٰى مُدَّتِهِمْ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ (التوبہ:4)

سوائے مشرکین میں ایسے لوگوں کے جن کے ساتھ تم نے معاہدہ کیا پھر انہوں نے تم سے کوئی عہد شکنی نہیں کی اور تمہارے خلاف کسی اور کی مدد بھی نہیں کی پس تم ان کے ساتھ معاہدہ کو طے کردہ مدت تک پورا کرو یقیناً اللہ متقیوں سے محبت کرتا ہے۔

پس اسلامی جنگوں کا خلاصہ یہ ہے:-

- اسلام صرف دفاعی جنگ کی اجازت دیتا ہے۔
- جنگ کا مقصد صرف مذہبی آزادی قائم کرنا ہے۔
- جنگ میں کسی قسم کی زیادتی جائز نہیں ہے۔
- جنگ میں معاہدات کی پابندی لازمی ہے۔
- جنگ میں دشمن سے بھی انصاف کرنا ہے۔
- اگر دشمن صلح کی طرف مائل ہو تو صلح کرنی ہے۔
- جنگ کے بعد جنگی قیدیوں کی احسان سے یا تاوان جنگ لے کر آزاد کر دو۔
- بوڑھوں، عورتوں اور بچوں کو قتل نہیں کرنا۔
- عبادت کرنے والے لوگوں کو پادریوں، پنڈتوں، راہبوں کو قتل نہیں کرنا۔
- عبادت گاہوں کو نقصان نہیں پہنچانا۔
- فصلوں باغوں کو برباد نہیں کرنا۔
- خیانت اور دھوکہ نہیں کرنا۔
- لاش کی بےحُرمتی نہیں کرنا۔

ہم اوپر جنگوں کے متعلق بائبل کے آداب بھی بیان کر آئے ہیں اب قارئین خود ہی اندازہ لگالیں کہ کون سا مذہب دہشت گردی اور تشدد کی تعلیم دیتا ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ آنحضرت صلی اللہ دسلم نے جو جنگوں کے آداب سکھائے ہیں، آج کے ترقی یافتہ زمانے میں جبکہ اقوام متحدہ نے بھی جنگوں اور جنگی قیدیوں کے متعلق کچھ قوانین بنائے ہیں اسلامی قوانین کے مقابلہ پر ان کی بھی کچھ حیثیت نہیں۔

آئندہ گفتگو میں انشاء اللہ تفصیل سے اس امر پر گفتگو ہوگی کہ یہود و نصاریٰ کو جب بھی موقع ملا ہے انہوں نے جنگوں کے سلسلہ میں دی گئی بائبل کی تعلیم پر دل کھول کر عمل کیا ہے۔ (منیر احمد خادم)

طلباء کے لئے مفید معلومات:

صحافت —— اکیسویں صدی کا کامیاب کیریئر

کسی بھی جمہوری ملک میں میڈیا کی بہت اہمیت ہوتی ہے۔ ہندوستان جیسے ترقی پذیر ملک میں میڈیا کی اپنی علیحدہ پہچان ہے ماس میڈیا کو تین ضمنی شعبوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ 1-جرنلزم۔ 2-ایڈورٹائزنگ۔ 3-پبلک ریلیشن۔

جرنلزم کا تعلق خبروں کے حصول سے لے کر خبروں کی اشاعت تک ہوتا ہے۔ (پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے) اس شعبے میں رپورٹنگ، رائٹنگ، ایڈیٹنگ، فوٹوگرافی، یا کیبل کاسٹنگ نیوز لائنس کے کام شامل ہیں اس پیشے میں واقعات وحادثات حالات مختلف رائے کو (جمع کیا جاتا ہے) ریکارڈ کیا جاتا ہے اور عوام الناس کے فائدے کی خاطر اس کی اسی طرح ترجمانی کی جاتی ہے۔ انتظامیہ کی غلطیوں کو اجاگر کرنے، بنا کسی ڈر و خوف کے تنقید کرنے اور اپنے جذبات کے اظہار کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ جرنلزم کو ذرائع کی بنیاد پر دو وسیع شعبوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ 1-الیکٹرانک جرنلزم۔ 2-پرنٹ جرنلزم۔

کیریئر کے لئے بہترین مواقع: موجودہ زمانہ میں صحافت کے شعبہ میں کیریئر کے خاص طور سے الیکٹرانک جرنلزم سے منسلک افراد کے لئے بہترین مواقع ہیں وہاں ساتھ ہی ساتھ یہ ایک چیلنجنگ اور محنتی کام ہے۔ جرنلزم میں کسی واقعہ کی رپورٹنگ کرنا مقصود نہیں ہوتا بلکہ رپورٹنگ میں اسپیشلائزیشن ہونا بھی شرط ہے۔ اس میں مختلف شعبوں کی رپورٹنگ کی جاتی ہے۔ جیسے معیشت، سیاست، مالیات، تعلیم، جرائم، سماج اور کھیل وغیرہ۔ الیکٹرانک میڈیا کا حال بھی کچھ اسی طرح کا ہے۔ آج مختلف چینلس سبقت حاصل کرنے کی دوڑ میں لگے ہوئے ہیں۔ صرف خبروں کے کئی چینلس ہیں۔ اس پر تجارتی خبروں کے لئے علیحدہ بزنس نیوز چینلس، اسپورٹس، تفریحی، مذہبی چینلس اور شہروں اور ریاستوں کے لحاظ سے مختلف زبانوں کے لحاظ سے مختلف چینلس موجود ہیں۔

جرنلزم میں اسپیشلائزیشن

چیف ایڈیٹر: اشاعت میں درکار تمام افعال کا ذمہ دار شخص چیف ایڈیٹر ہوتا ہے۔ تخلیقی ذہانت رکھنے والے مختلف فن میں ماہر اور ایک تجربہ کار شخص ہوتا ہے۔ **سب ایڈیٹر**: یہ چیف ایڈیٹر کا معاون ہوتا ہے۔ اشاعت کے لئے ضروری مواد علیحدہ کرنے اور منتخب کرنے میں ایڈیٹر کی مدد کرتا ہے۔ قارئین کو متوجہ کرنے کے لئے ضروری ہیڈلائنس اور سب ہیڈلائنس تیار کرنے کا کام سب ایڈیٹر کرتا ہے۔ **رپورٹر**: جب جب جہاں جہاں جو واقعات پیش آتے ہیں انہیں خبر کی صورت میں دفتر تک پہنچانے کا کام ایک رپورٹر کا ہے۔ ایک اخبار/نیوز چینل کے لئے رپورٹرس کو آنکھ اور کان مانا جاتا ہے۔ **فیچر رائٹر**: مختلف افراد، مقامات، مواقع اور صورتحال پر مخصوص اور دلچسپ مضامین تیار کرنے کا کام فیچر رائٹرس کا ہوتا ہے۔ **کراسپونڈنٹ**: کسی خاص مقصد کے لئے مخصوص رپورٹر کراسپونڈنٹ کہلاتا ہے۔ ان کا کام مخصوص شعبہ سیاست، خارجی معالات، کھیل کود اور مالیات جیسے عنوانات پر نظر رکھنا ہوتا ہے اور ان کے حالات پر رپورٹ مہیا کرنا ہوتا ہے۔ **کارٹونسٹ**: حالت حاضرہ پر مخصوص مزاحیہ ڈرائنگ کے ذریعے اخبار/نیوز چینل کو دلچسپ بنانے کا کام کارٹونسٹ کا ہوتا ہے جو تخلیقی ذہن رکھنے والا، حالات سے واقف، سیاسیات، سماجیات جیسے عنوانات پر اکثر اپنی تخلیق پیش کرتا ہے۔ **فوٹو گرافر**: مختلف خبروں کے لئے فوٹو فراہم کرنا فوٹوگرافر کا ذمہ ہوتا ہے **تعلیمی لیاقت اور کورسیس**: جرنلزم ایک ایسا شعبہ ہے جس میں مخصوص تعلیمی لیاقت کی ضرورت نہیں ہوتی کم از کم بنیادی تعلیم گریجویشن ہے۔ اس شعبے میں بیچلر ڈگری حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ آپ بارہویں جماعت کامیاب ہوں جس کے بعد آپ انٹرنس امتحان کے ذریعہ بی ایم ایم کورس میں داخلہ لے سکتے ہیں۔ پوسٹ گریجویٹ ڈگری کورسیس کے لئے گریجویشن کی تعلیم لازمی ہے۔ **درکار صلاحیتیں**: اس شعبے میں کامیابی کے لئے درج ذیل صلاحیتیں ضروری ہیں: بہترین تحریری صلاحیت، تخلیقی ذہن، اعلیٰ درجہ کی سننے کی صلاحیت، متجسس دماغ، سوچنے اور سمجھنے کی اعلیٰ صلاحیت، موقع شناس، معاملہ فہم، خود اعتمادی اور بہترین آرگنائیزیشن، تنقید سننے اور سہنے کی صلاحیت، بولڈنیس، مختلف زبانوں کا علم علاقائی وریاستی **ملازمت کے مواقع**: جرنلسٹ مخصوص اخبار، رسائل، میگزین اور خبر رساں ایجنسیوں میں کام کر سکتے ہیں۔ نیشنل اور پرائیویٹ ٹیلی ویژن اور ریڈیو چینل، ریجنل پریس بیورو آف انٹرنیشنل نیوز پیپرس/ایجنسیاں/نیٹ ورک، منسٹری آف انفارمیشن براڈکاسٹنگ، تجربات کے حصول کے بعد ''فری لانسر'' جرنلسٹ۔ **تعلیمی ادارے**: تین سالہ کورس، بارہویں کے بعد بی ایم ایم (بیچلر آف ماس میڈیا) 1. مہارشی دیانند کالج، پریل ممبئی۔ 2. رویا کالج، ماٹونگا ممبئی۔ 3. خالصہ کالج ماٹونگا۔ 4. ایس آئی ای ایس کالج، سائن ممبئی۔ 5. سومایہ کالج ودیا وہار، ممبئی۔ پوسٹ گریجویٹ ڈپلومہ ان جرنلزم: (ایک سالہ کورس گریجویشن کے بعد) سینٹ زیویرس کالج آف کمیونیکیشن، دھوبی تلاؤ ممبئی، سومایہ انسٹی ٹیوٹ آف مینجمنٹ، ودیا وہار، بھارتیہ ودیا بھون چوپاٹی ممبئی۔ ❀❀❀

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax : (0091) 1872-220757
Tel. Fax : (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badr qadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly B A D R Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 56 | Thursday | 15 Feb 2007 | Issue No. 7

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 250/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

’’اسلام تلوار سے پھیلنے والا مذہب نہیں‘‘

’’زندگی کے پاک نمونوں کے ذریعہ ہی اسلام یہاں (ہندوستان میں) پھیلا ہے‘‘

کالیکٹ یونیورسٹی کے تاریخ دان اور سابق وائس چانسلر Dr.K.K.N.KURUP کا بیان

پہلی صدی ہجری کے مُبلغ اسلام حضرت مالک دینار رحمۃ اللہ علیہ کی یاد میں منعقدہ ’’اسلام اور کیرلہ‘‘ کے موضوع پر ایک تاریخی سیمینار کا افتتاح کرتے ہوئے Dr.K.K.N.KURUP جو کالیکٹ یونیورسٹی کے سابق وائس چانسلر اور تاریخ دان ہیں انہوں نے اسلام کے بارہ میں جن نیک خیالات کا اظہار کیا ان کو کیرلہ کے دو مشہور روزناموں MATHIR BHOOMI اور MALAYALA MANORAMA نے نہایت اہمیت کے ساتھ باتصویر شائع کیا۔ ان دونوں اخبارات کی روزانہ کی اشاعت چھ لاکھ اور دس لاکھ کے قریب ہے۔ قارئین بدر کی دلچسپی اور علم کے لئے اس کا ترجمہ ذیل میں دیا جاتا ہے۔ (صدیق اشرف علی، موگرال، کیرلہ)

کاسرگوڑ (کیرالہ) ’’جو لوگ اسلام پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ اسلام تلوار سے پھیلا ہے وہ تاریخ کو توڑ مروڑ کر پیش کرتے ہیں۔ اسلام نے کبھی بھی جبر کے ساتھ تبدیلی مذہب کو روا نہیں رکھا بعض غلط واقعات کو اسلام کے سر تھوپا گیا ہے۔ اسلام نے ہمیشہ نیکی کو پھیلایا ہے اور عرب ممالک کے ساتھ تعلقات کو استوار کرنے میں اسلام کے مبلغوں نے مثبت کردار ادا کئے ہیں۔‘‘

(’’اسلام اور کیرالہ‘‘ کے موضوع پر سیمینار کا افتتاح کرتے ہوئے ڈاکٹر کے. کے. این. کورُپ نے یہ الفاظ فرمائے بحوالہ ’’مَالَایَالَا مَنورَمَا‘‘ 30.1.07)

کاسرگوڑ (کیرالہ) ’’پاک اور نیک نمونے کے ذریعہ ہی اسلام یہاں پھیلا ہے۔‘‘ کالیکٹ یونیورسٹی کے تاریخ دان اور سابق وائس چانسلر K.K.N.KURUP نے ’’اسلام اور کیرالہ‘‘ کے موضوع پر سیمینار کا افتتاح کرتے ہوئے فرمایا کہ:

’’پاک اور نیک نمونے کے ذریعہ ہی اسلام یہاں پھیلا ہے وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ اسلام کو پھیلانے میں جبر و اکراہ سے کام لیا گیا ہے وہ پاگل لوگ ہیں۔‘‘

اسی طرح آکاش وانی MANGALORE کے ڈائریکٹر ڈاکٹر سی پی راج شیکھرن نے سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے کہا:

’’یہاں کے (کیرلہ) لوگوں کا رہن سہن اور تمدنی زندگی کے ہر شعبہ پر مسلمانوں نے اپنے نیک اور اچھے اثرات چھوڑے ہیں۔ اس کی اہمیت کو کسی طور سے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔‘‘

(بحوالہ MATHIR BHOOMI 30.1.07)

خلافت احمدیہ جوبلی کے سلسلہ میں
مقابلہ انعامی مقالہ جات

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے منظور فرمودہ پروگراموں میں سے ایک پروگرام یہ ہے کہ 2007 کے دوران خلافت احمدیہ کے عنوان پر تحقیقی مقالے لکھوائے جائیں اور ان میں امتیازی پوزیشن حاصل کرنے والوں کو انعام دیئے جائیں۔ چنانچہ جوبلی کمیٹی قادیان نے مختلف طبقات کو مدنظر رکھتے ہوئے درج ذیل تفصیل کے مطابق چھ عنوان اور انعامات کی رقم مقرر کی ہے جس کی سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت منظوری مرحمت فرما دی ہے۔

عنوان	طبقات
۱۔ اسلامی خلافت کا تصور (خلافت کی اہمیت و ضرورت)	اراکین مجلس انصار اللہ بھارت کیلئے
۲۔ برکات خلافت، دین کے استحکام کے لحاظ سے (خلافت راشدہ اور خلافت احمدیہ کے دور کو ملحوظ رکھتے ہوئے)	اراکین مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کیلئے
۳۔ برکات خلافت، خوف کو امن میں بدلنے کے لحاظ سے (خلافت راشدہ اور خلافت احمدیہ کے دور کو ملحوظ رکھتے ہوئے)	ممبرات لجنہ اماء اللہ بھارت کیلئے
۴۔ برکات خلافت اور قیام توحید	مبلغین کرام کیلئے
۵۔ خلافت علیٰ منہاج نبوت کی بشارت اور خلافت احمدیہ کا قیام	معلمین کرام کیلئے
۶۔ تنظیموں کے لحاظ سے خلافت ثانیہ کی برکات	اطفال و ناصرات الاحمدیہ کیلئے

شرائط

۱۔ مقالہ کم از کم پچاس ہزار الفاظ پر مشتمل ہو ۲۔ اطفال و ناصرات کیلئے بیس ہزار الفاظ۔ ۳۔ مقالہ کھلا کھلا صاف اور خوشخط ہو اور کاغذ کے ایک طرف لکھا جائے ۴۔ مقالہ بھجوانے کی آخری تاریخ 15 جولائی 2007 ہے۔ ۵۔ تمام مقالے صدر کمیٹی مقالہ جات مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد کے نام بھجوائے جائیں۔ (موصولہ تمام مقالہ جات کو چیک کر کے نتائج نکالنے کیلئے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے) **انعامات:** اطفال و ناصرات کے مقالوں میں سے اوّل پوزیشن حاصل کرنے والے کو -/7000 روپے اور دوم کو -/5000 روپے اور سوئم آنے والے کو -/3000 روپے انعام دیا جائے گا۔ جبکہ دیگر پانچ طبقوں کے مقابلہ جات میں ہر طبقے میں اوّل دوم اور سوم آنے والے کو علی الترتیب -/9000 روپے۔ -/7000 روپے۔ اور -/5000 روپے انعام دیا جائے گا۔ (صدر جوبلی کمیٹی قادیان)

محمود احمد بانی
منصور احمد بانی
اسد | شہروز | مسرور

BANI ®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
(ESTABLISHED 1956)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
5, SOOTERKIN STREET, KOLKATA-700072
BANI AUTOMOTIVES
56, TOPSIA ROAD (SOUTH)
KOLKATA-700046
BANI DISTRIBUTORS
5, SOOTERKIN STREET
KOLKATA-700072
PHONE: CITY SHOWROOM: 2236-9893, 2234-7577, WAREHOUSE: 2343-4006, 2344-8741, RESIDENCE: 2236-2096, 2237-8749, FAX: 91-33-2234-7577

Composing & Designing by: Krishan Ahmad Qadian